REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. R.N. 61/57.

REGD. No. P. 67.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ــــ ۲۱
شمارہ ــــ ۲۸

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

یکم جمادی الآخری ۱۳۹۲ ہجری | ۱۳ وفاء ۱۳۵۱ ہجری شمسی | ۱۳ جولائی ۱۹۷۲ عیسوی

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱ وفاء (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لنڈن کی معرفت اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب التزام کے ساتھ اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۱ وفاء (جولائی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال تربیتی دورہ میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ آنمحترم بنگلور سے حیدرآباد تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

★ــــ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ نیز اب قادیان اور اس کے مضافات میں مون سون شروع ہو چکی ہے اور ہر دوسرے تیسرے روز باران رحمت ہو جاتی ہے جس کے سبب گرمی کی شدت میں کافی کمی آگئی ہے الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ کیرنگ کا سالانہ جلسہ

محترم صاحبزادہ صاحب کی شرکت اور علماء سلسلہ کی تقاریر

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کیرنگ

جماعت احمدیہ کیرنگ کا آٹھواں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۷ رجون ۷۲ء صبح ۳۰-۸ بجے شروع ہوکر مورخہ ۱۸ رجون بروز اتوار رات کے ۹ بجے بفضلہ تعالیٰ نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

پہلے دن کا پہلا اجلاس

یہ اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ انعقاد پذیر ہوا۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر فلک شگاف اسلامی نعروں کے درمیان لوائے احمدیت کو لہرایا۔

مکرم شیخ سلیم الدین صاحب کی اڑیہ نظم کے بعد مکرم عبد المطلب خان صاحب صدر جماعت نے محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی جانب سے ایک سپاسنامہ پڑھ کر سنایا۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے قادیان میں سال میں ایک دفعہ جلسہ کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ اور حضور نے اسی وقت اس کا اعلان فرمایا اور اس میں شمولیت کرنے والوں کے لئے جامع دعائیں بھی دی تھیں۔ قادیان ہمارا دائمی مرکز ہے۔ اور اس میں خدا کے شعائر پائے جاتے ہیں لیکن جہاں جہاں بھی ہماری جماعتیں ہیں انہیں ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ سال میں ایک دفعہ لوگ وہاں جمع ہوں اور یہ اجتماع اُن کی تازگیٔ ایمان کا باعث ہو۔ اس طرح حضور کی ان دعاؤں سے ہم اس رنگ میں بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ ہم سال میں ایک دفعہ جمع ہو کر آپس میں پیار و محبت اور اُلفت کی فضا قائم کریں۔ اس طرح قلوب میں سکینت حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات سامنے لا کر اپنے ایمانوں میں تازگی پیدا کریں۔

یہ جلسہ بھی انہی مقاصد کے لئے منعقد کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ تقاریر سے پوری طرح مستفید ہوں۔ دعاؤں۔ استغفار اور تسبیح و تحمید سے اپنے ایام کو پُر کریں۔ ہمارا ایمان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے مامور کے طور پر کھڑا کر دیا ہے اور اس نے آپ پر قرآن کریم کے علوم اور اسرار و معارف کے خزانے کھول دیئے۔ اس صورت میں آپ کی تصانیف میں یہی اسرار و رموز پائے جاتے ہیں۔ اس سے پوری طرح مستفیض ہونا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری کتابیں کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس کے اندر تکبر کا مادہ پایا جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے آپ کی جماعت کو یہ فخر دیا ہے کہ ہندوستان کی تمام شہری و دیہی جماعتوں کی نسبت تعداد کے لحاظ سے سب سے بڑی جماعت ہے لیکن صرف عددی رنگ میں بڑی ہونا کوئی فخر کی بات نہیں جب تک ہمارے اندر احمدیت کی صحیح رُوح نہ پائی جاتی ہو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر پوری طرح کاربند نہ ہوں۔ اور ہمارے اندر اتحاد و اتفاق اور صحیح محبت و الفت کی رُوح کارفرما نہ ہو۔ اس لئے ہمیں ان باتوں کی طرف خاص طور پر دھیان دینا چاہیئے۔ ہمارا عمل اور کردار بھی بہتر ہو۔ خلافت احمدیت کے ساتھ وابستگی کے لحاظ سے بھی ہم بہتر ہوں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے سپاسنامہ میں بیان کردہ بعض امور کے بارے میں ذکر فرمانے کے بعد اس سلسلہ میں قیمتی نصائح اور ہدایات سے رہنمائی فرمائی۔ آپ نے احباب جماعت کے اظہار محبت اور خلوص کا تہِ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ ہر احمدی کی دُعا بہت قیمتی ہوتی ہے۔ بشرطیکہ خدا تعالیٰ پر کامل یقین ہو۔ دُعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ تمام قدرتیں صرف خدا تعالیٰ سے ہی منسوب کریں۔ اس ضمن میں آپ نے بعض ایمان افروز واقعات سنائے جو تمام احباب کے لئے ازدیاد ایمان و علم کا باعث بنے۔ اس کے بعد آپ نے سارے احباب سمیت اجتماعی دُعا فرمائی۔

بعدہٗ دیگر تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ مکرم شمس الحق صاحب ایم۔ اے لیکچرار نے اُڑیہ زبان میں اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے نے شعلہ بیانی میں، مکرم مولوی محمد موسیٰ صاحب مبلغ سونگھڑہ اور مکرم مولوی [illegible] خان صاحب نے اُڑیہ زبان میں علی الترتیب ہستی باری تعالیٰ۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد۔ اسلام اور امن عالم، اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول [illegible] پر تقاریر فرمائیں۔

دوران تقاریر مکرم فضل الرحمٰن صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اُردو نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اور ساتھ ہی ساتھ مکرم عبد الصمد خان صاحب ہر مصرعہ کا اُڑیہ میں نظم ہی کی صورت میں ترجمہ سناتے رہے جو بڑی دلچسپی کا باعث بنا۔ چند ضروری اعلانات اور دعا کے بعد ۱۱ بجے یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کیرنگ کے پہلے دن کا دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج بنگال و اڑیسہ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی [illegible] صاحب ظفر مبلغ یاری پورہ (کشمیر) کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم حبیب الرحمٰن صاحب کی نظم کے بعد مکرم [illegible] ابتدائی تقریر میں فرمایا کہ ان جلسوں کے انعقاد کی ایک غرض یہ ہے کہ جلسہ میں موجود غیر احمدی بھائی صحیح معنوں میں ہم سے واقفیت حاصل کرکے اپنی غلط فہمیاں اور غلط عقائد دور کر سکیں۔

اس کے بعد مکرم مکرم علی صاحب نے اُڑیہ زبان میں موعود اقوام عالم کے عنوان پر ایک برجستہ تقریر کی جس میں انہوں نے اُڑیہ زبان میں پائی جانے والی مذہبی کتب میں مذکورہ پیشگوئیاں بیان فرماتے ہوئے اُن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں کیا۔

مکرم شیخ شریف احمد صاحب کی اُڑیہ نظم کے بعد شری راج کشور پٹنائک نے جو مانگا گوڑا ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر اور ایک سیاسی لیڈر ہیں تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ اس سائنسی اور ٹیکنالوجی

(باقی دیکھئے صلا پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام

دار الامان میں ہفتۂ قرآن مجید کے سلسلہ میں پُرگرم مساعی

روزانہ مجالس کا انعقاد اور علماء سلسلہ کی مجوزہ عنوانات پر پُرمغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

قادیان یکم وفاء (جولائی)۔ قرآن کریم کی پُرحکمت تعلیمات و رُوح پرور ارشادات سے جماعت کے ہر فرد کو کماحقہٗ بہرہ ور کرنے کے لیے تحریک "تعلیم القرآن" کا بابرکت اجراء عہدِ خلافت ثالثہ کا ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے جس کے لیے آئندہ آنے والی نسلیں حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہمیشہ ممنون رہیں گی۔ اور آپ کے احسانات کو یاد کر کے لطف اندوز ہوتی رہیں گی۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور آپ کی جاری فرمودہ اس ایمان افروز تحریک کو ایک نئی تازگی اور جلا دینے کے لئے آپ کے ارشاد کی تعمیل میں گزشتہ سال کی طرح امسال بھی نظارت دعوۃ تبلیغ قادیان کی طرف سے ہفتۂ قرآن مجید منانے کا اعلان کیا گیا۔ اور اس کے لئے مورخہ یکم تا ۶ ر وفاء (جولائی) کی تاریخیں مقرر کی گئیں اور لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام اس مبارک ہفتہ کو اس کے شایانِ شان منانے کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ ہر روز مرکزی مساجد میں سے بعد ادائیگی نماز عشاء دوست مسجد اقصیٰ میں تشریف لاتے رہے۔ مستورات کے لئے پردہ کا خاطر خواہ انتظام کر دیا گیا تھا۔

چنانچہ مورخہ یکم وفا (جولائی) مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء پہلے اجلاس کا انعقاد ہوا۔ مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے اس اجلاس کی صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم مولوی محمد علی صاحب مدراسی و نظم عزیز نور الدین صاحب ابن چوہدری عبد الحق صاحب کے بعد اس اجلاس کی تقریر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے زیرِ عنوان "خصوصیاتِ قرآن کریم" فرمائی۔ موصوف نے آیاتِ قرآنیہ سے قرآن کریم کے عالمگیر شریعت ہونے کا ثبوت دیا۔

اور بتایا کہ قرآن کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ اس کی حفاظت کا وعدہ خود خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ اسی طرح دیگر آیات قرآن مجید سے بھی قرآن کریم کی خصوصیات پر مدلل اور مؤثر رنگ میں روشنی ڈالی۔

دوسرا اجلاس مورخہ ۲ ر وفاء (جولائی) زیرِ صدارت مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد علی صاحب کی تلاوتِ کلام پاک اور عزیز محمد یوسف بٹ متعلم مدرسہ احمدیہ کی نظم خوانی کے بعد اس اجلاس کی تقریر کا آغاز ہوا جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے زیرِ عنوان "قیامت کا ثبوت از روئے قرآن کریم" فرمائی۔ آپ نے دلیل اربع متناسبہ بیان کر کے اس امر کو واضح کیا کہ قرآن کریم میں قیامت کا ثبوت اس رنگ میں دیا گیا ہے کہ ایک چیز کا وعدہ ہے اور اس کے پورا ہونے کے ساتھ دوسری بات کا پورا ہونا بھی ناگزیر ہے۔ چنانچہ فاضل مقرر نے آیاتِ قرآنیہ — وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا سے اس امر کو ثابت کیا کہ جب یہ وعدے پورے ہو گئے تو قیامت کا آنا بھی ناگزیر ہوگا۔ اس موقعہ پر بعد اختتام تقریر جناب صاحب صدر نے آیاتِ قرآنیہ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ پیش کر کے فرمایا کہ یہ آیات بھی قیامت کی آمد کو واضح رنگ میں ثابت کرتی ہیں۔

تیسرا اجلاس مورخہ ۳ ر وفاء (جولائی) بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں زیرِ صدارت مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری منعقد ہوا۔ مکرم محمد علی صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور مکرم مولوی امین صاحب نے نظم سنائی۔ بعدہٗ اس اجلاس کی تقریر مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے زیرِ عنوان "اطاعتِ والدین از روئے قرآن" کی۔ موصوف نے متعدد آیاتِ قرآنیہ پیش کر کے والدین کی اطاعت کو مؤثر رنگ میں بیان کیا۔

یہ تینوں اجلاسات علی الترتیب مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کی زیرِ صدارت اختتام پذیر ہوئے لیکن اس کے بعد مولوی صاحب موصوف اچانک ہائی بلڈ پریشر سے بیمار ہو گئے جس کے باعث باقی تین اجلاسوں کی صدارت مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد سیکرٹری تعلیم لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے کی۔ احباب مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

چوتھا اجلاس مورخہ ۴ ر وفاء (جولائی) بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں زیرِ صدارت مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد منعقد ہوا۔ مکرم قاری عبد السلام صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم نور الاسلام صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے "تقویٰ کے حصول کے ذرائع از روئے قرآن کریم" مؤثر رنگ میں بیان کئے۔ اس ضمن میں موصوف نے سورۂ بقرہ کی چند ابتدائی اور دیگر آیات پیش کر کے اپنے مضمون کو احسن رنگ میں واضح کیا۔

پانچواں اجلاس مورخہ ۵ ر وفاء (جولائی) بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں زیرِ صدارت مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد انعقاد پذیر ہوا۔ مکرم قاری عبد السلام صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید اور خاکسار جاوید اقبال کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ و قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے زیرِ عنوان "قرآن کریم میں منافق کی علامات" تقریر کی۔ موصوف نے سورۂ بقرہ کے دوسرے رکوع کی روشنی میں منافق کی علامات کو علیحدہ علیحدہ واضح رنگ میں بیان کیا۔ اور اس قسم کے لوگوں سے بیدار اور ہوشیار رہنے کی قرآنی تعلیم کو مؤثر رنگ میں بیان کیا۔

ہفتۂ قرآن کریم کا آخری اور چھٹا اجلاس مورخہ ۶ ر وفاء (جولائی) حسب معمول بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ ہی میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی زیرِ صدارت مکرم قاری عبد السلام صاحب کی تلاوتِ کلام پاک اور عزیز ظہیر احمد خادم متعلم مدرسہ احمدیہ کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد ہی نے "مدعیٔ نبوت کی شناخت کے قرآنی اصول" کے موضوع پر جامع تقریر فرمائی۔ فاضل مقرر نے آیاتِ قرآنیہ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ – يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ – كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اور اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وغیرہ پیش کر کے تاریخی واقعات کی روشنی میں اپنے مضمون کو واضح اور مؤثر رنگ میں بیان کیا۔ بعدہٗ ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ ان اجلاسات کا سلسلہ اختتام پذیر ہوا۔

الحمدللہ کہ یہ ہفتہ نہایت درجہ کامیاب ہو کر مفید نتائج کا حامل بنا۔ اور دار الامان میں قرآن کریم پڑھنے والی پُررقّت آوازیں ہر طرف گونجتی رہیں۔ اور ہر جگہ قرآن کریم ہی کے ذکر و اذکار پر مشتمل گفتگو ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے سبھی افراد کو امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس بابرکت تحریک پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر فردِ جماعت کو انوارِ قرآنیہ سے منور ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اس موقعہ پر اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ باوجود شدید گرمی و موسم کی خرابی اور حبس کے اکثر افرادِ جماعت انصار۔ خدام اور اطفال کے علاوہ مستورات بھی بڑے شوق سے ان اجلاسات میں شمولیت اختیار کرتی رہیں اور قرآن کریم کے علوم سے مستفید ہوئیں۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہفتۂ قرآن مجید کے سلسلہ میں کی جانے والی مساعی کے نتیجہ میں احباب میں ایک نئی بیداری اور نیا جوش پیدا ہوا ہے۔

اس موقعہ پر اس بات کا ذکر بھی بے جا نہ ہوگا کہ حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ارشاد کی تعمیل میں نوجوانوں کے ذہنوں میں قرآنی تعلیمات کو راسخ کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے تحت دار الامان میں "تعلیم القرآن" کلاسز بفضلہ جاری ہیں۔ بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں دو کلاسیں منعقد کی جاتی ہیں ان ہر دو کلاسز میں کم و بیش پچاس خدام قرآن کریم کے بے پایاں انوار سے منور ہو رہے ہیں۔ اور ان کی تعلیم کا فریضہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان اور خاکسار راقم الحروف سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور اس بیداری کو قائم و دائم رکھے۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ہر احمدی فرد کو علوم قرآنیہ سے کماحقہٗ بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کے استعمال کا صحیح طریق یہی ہے کہ انہیں اسی کی راہ میں خرچ کیا جائے

اس ابدی حقیقت کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہر چیز کا اصل اور حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے

افرادِ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت اخلاص کے ساتھ چندوں میں حصہ لیتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۴ ماہ شہادت ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۷۲ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سُورہ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی:-

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ
بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ
سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

(آلِ عمران: ۱۸۱)

اور پھر فرمایا:-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس زاویہ سے بھی دیکھو تمہیں یہی نظر آئے گا کہ زمین و آسمان کی ملکیت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتی ہے۔ زمین و آسمان اور اُن میں جو چیزیں ہمیں نظر آتی ہیں ان سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اور وہ چونکہ سب کا خالق ہے اس لئے وہ سب کا مالک بھی ہے۔ پھر اس نقطۂ نگاہ سے دیکھنے سے بھی ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کی عطا کی وجہ سے کسی آدمی کی ملکیت نظر آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کی وجہ سے

اِنسان کی ملکیّت

ٹھہرتی ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ چیز اس کی ملکیت میں رہتی ہے۔

چنانچہ روزمرّہ کی زندگی میں ہم عموماً یہ دیکھتے ہیں کہ (مثلاً) کچھ تاجر ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کے متعلق کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ وہ مٹی کو ہاتھ لگائیں تو سونا بن جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھ میں برکت رکھی ہوتی ہے۔ اور کچھ تاجر ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ سونے کو ہاتھ لگائیں تو وہ مٹی بن جاتی ہے۔ پھر ایک وہ تاجر بھی ہے جو ایک وقت میں بڑی برکتوں والا ہوتا ہے۔ اس کے کاموں میں اور اس کی کوششوں اور اس کی تجارتوں میں ہمیں بڑی برکت نظر آتی ہے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ جو مالک ہے اس کے بارے میں اس کی نگاہ بدل جاتی ہے۔ تو وہی برکتوں والا تاجر جس چیز کو ہاتھ لگاتا ہے اس میں برکت کی بجائے نحوست، نفع کی بجائے نقصان اور خوشحالی کی بجائے بدحالی نظر آتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جس زاویۂ نگاہ سے بھی دیکھو گے تمہیں یہی نظر آئے گا کہ زمین و آسمان اور اُن میں جو چیزیں ہیں ان سب کی ملکیت اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے۔ وہی ان کا حقیقی مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ان کا حقیقی مالک نہیں ہے۔ اور یہ

ایک ابدی صداقت

ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے ثبوت کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے جلوے روزمرّہ کبھی یہاں اور کبھی وہاں دکھاتا رہتا ہے۔ یہ جلوے کبھی ایک شکل میں اور کبھی دوسری شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کی ملکیت کے ثبوت میں ہمیں اس کی صفات کے جلوے نظر آتے ہیں۔ اور بڑی کثرت سے نظر آتے ہیں۔

پس اس ابدی حقیقت کو کبھی بھولنا نہیں چاہیئے اور اُن لوگوں میں شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ جو اللہ کی عطا یعنی وہ مال جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں بُخل کرتے ہیں۔

بُخل کے معنے عربی زبان میں مال کے اس جگہ نہ خرچ کرنے کے ہوتے ہیں۔ جس جگہ وہ مال خرچ کرنا چاہیئے۔

اگر ہم حقائقِ عالم پر نگاہ ڈالیں (اور اس سلسلہ میں ایک ابدی حقیقت اور ازلی صداقت کی طرف اِس آیت میں بھی اشارہ کیا گیا ہے جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے) تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اموال اور اس کی دی ہوئی طاقتوں اور اسی کی عطا کردہ زندگی اور اوقات کو خرچ کرنے کا

ایک ہی صحیح راستہ

ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ دراصل یہی حقیقی اور نیک اور مفید اور [illegible] پیدا کرنے والا خرچ ہے۔ باقی [illegible] حقیقی خرچ کے لئے سامان پیدا کرنے والی جو کوششیں ہیں یا اخراجات ہیں تو وہ بھی بالواسطہ نیکی اور بھلائی کا موجب ہیں لیکن [illegible] کوششیں یا اخراجات اس کے [illegible] ہیں [illegible] اس کے لئے بالواسطہ بدی اور [illegible] کا موجب ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا [illegible] جو بھی مال تمہارے پاس ہے اور جسے تم نے اس دُنیا میں پایا ہے وہ ہم نے دیا ہے [illegible] اسے ہماری راہ میں خرچ کرنے [illegible] بخل سے کام لیتے ہو۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارا یہ فعل، تمہاری یہ ذہنیت تمہارے لئے مفید ہے؟ یہ تمہارے لئے ہرگز مفید نہیں بلکہ یہ تمہارے لئے شر کا موجب ہے۔ اور [illegible] کا باعث ہے۔ تم شاید یہ خیال کرتے ہو کہ تمہارے یہ بُخل دُنیا میں دُنیا داروں سے چھپے رہیں گے اور لوگ تمہاری اس گندی ذہنیت سے ناواقف رہیں گے۔ یا جب اللہ تعالیٰ اس دُنیا میں جنّت کے سامان پیدا کرے گا اور یا اُس اخروی زندگی میں جو مرنے کے بعد ملتی ہے اور جس میں بہت بہتر شکل میں اور کامل طور پر جزا و سزا ملتی ہے یعنی جنّت کی شکل میں یا جہنّم کی شکل میں کامل جزا کے سامان پیدا ہوں گے تو اس وقت بھی تمہاری یہ بدیاں اور تمہاری یہ گندی ذہنیتیں چھپی رہیں گی تو تمہارا یہ خیال درست نہیں ہے کیونکہ تمہارا یہ بُخل اور تمہاری یہ گندی ذہنیتیں تمہارے

گلے کا ہار

بنا دی جائیں گی۔ اور [illegible] نہیں سکو گے تمہارے گلے کا یہ ہار تمہارے لئے زینت کا باعث نہیں بنے گا۔ تمہارے گلے کا یہ ہار تمہارے لئے بدصورتی پیدا کرے گا۔ تمہاری اندرونی بھیانک بدصورتی کو ظاہر کرنے والا ہوگا۔ یہ تمہارے لئے عزت کا باعث نہیں بنے گا بلکہ تمہارے لئے ذلّت کا باعث بنے گا۔ یہ لوگوں کو بتائے گا کہ تمہیں اس وجہ سے سزا مل رہی ہے اور سزا کی طرف تمہیں دھکیلا جا رہا ہے کہ تم نے خدا تعالیٰ کی عطا اور مال کے خرچ کرنے میں بُخل کیا۔ اور وہ اس رنگ میں کہ اس کے خرچ کرنے کا جو حقیقی راستہ تھا تم نے اس کو چھوڑ دیا۔ اور جو غلط راہیں تھیں اُن کو تم نے اختیار کر لیا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو کچھ عطا کیا ہے اس میں جیسا کہ میں نے بتایا ہے مال و دولت بھی ہے اور اوقات بھی ہیں۔ جذبۂ ایثار بھی ہے۔ اور محنت کی عادت بھی ہے۔ کیونکہ محنت کرنے کی طاقت بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ الٰہی سلسلوں میں جب تک کہ وہ اپنی کامیابیوں کے عروج تک نہ پہنچ جائیں ان میں بڑی بھاری اکثریت نیک اور خدا ترس لوگوں کی رہتی ہے۔ جو بڑے ایثار پیشہ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قربانی پیش کرنے کے لئے بھی تیار رہتے ہیں۔ اور عملاً قربانی دے بھی دیتے ہیں۔ تاہم کچھ لوگ سُست بھی ہوتے ہیں۔ اُن کی یہ سُستی دونوں طرح بڑی نمایاں ہوتی [illegible] یعنی ایک تو مال دینے میں بخیل ہوتے ہیں۔ دوسرے وقت خرچ کرنے میں بخیل۔ تو تیسرے میں بخیل یا درست کرنے میں بھی بخیل ہوتے ہیں۔

تاہم جب رُوحانی تنظیم مضبوط ہوتی ہے تو اس کے اندر لوگوں کے لئے یہ امر بعض اوقات ابتلاء کا باعث بن جاتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ تنظیم ہمارے پاس آکر ہماری قربانیاں وصول کرے گی۔ [illegible] تنظیم ابھی مکمل نہیں ہوتی اس وقت قربانی دینے والا آدمی جس کے دل میں چندہ دینے کی تحریک پیدا ہوتی ہے وہ خود پہنچ جاتا ہے اور کہتا ہے یہ میری قربانی ہے اسے وصول کرو۔ مثلاً وہ آکر کہتا ہے کہ یہ وقفِ عارضی میں میرے وقت کی قربانی ہے۔ یا وہ کہتا ہے کہ میں وقفِ زندگی بننا چاہتا ہوں۔ میں

اپنی زندگی کی قربانی دیتا ہوں وغیرہ۔ لیکن جب تنظیم مکمل ہوتی ہے تو

جماعت کی اکثریت

یہ سمجھتی ہے کہ ضرورت کے وقت ہمیں یاد دہانی کروائی جائے گی۔ تنظیم ہم سے وقف عارضی کے فارم پُر کروالے گی۔ اور تنظیم ہی ہمیں رسیدیں دے کر ہم سے چندے وصول کر لے گی۔ یعنی عام چندوں کی صورت میں یا وصیت کے چندے کی صورت میں یا کئی دوسرے چندے ہیں انہیں احباب خوشی سے دیتے ہیں اور اس لحاظ سے بھی یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت بہت مالی قربانی دے رہی ہے۔ غرض جس جگہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ تنظیم ہمارے پاس آئے گی اور وہ ہمیں رسید دے کر ہمارے چندے وصول کرے گی۔ لیکن اگر تنظیم ایسا نہ کرے تو اس جگہ بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ وہ علاقہ یا وہ شہر یا وہ قصبہ یا وہ گاؤں بحیثیت مجموعی جماعتی لحاظ سے مالی قربانی دینے میں پیچھے رہ گیا ہے۔ حالانکہ وہ پیچھے نہیں رہا۔ جو کارکن تھے، جو عہدیدار تھے جن کا یہ کام تھا کہ وہ ان کو یاد دہانی کراتے اور ان سے چندہ وصول کرتے وہ اپنی کمزوری اور وقت کی قربانی نہ دینے کی وجہ سے پیچھے رہ گئے۔ جماعت کا اکثر حصہ تو پیچھے نہیں رہا۔ اب

ہمارا موجودہ مالی سال

چند دنوں تک ختم ہو رہا ہے۔ اگر ہم اس کا بھی جائزہ لیں تو دوستوں کی بڑی بھاری اکثریت ایسی ہے جو بحیثیت جماعت ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہے۔ اور وہ عملاً دے بھی رہے ہیں اور بہت بھاری اکثریت ایسے دوستوں کی ہے جو سلسلہ کے کاموں کے لئے اپنا وقت قربان کرتے ہیں، اپنے آرام کو قربان کرتے ہیں، اپنی توجہ کو قربان کرتے ہیں۔ مثلاً وہ اپنی توجہ اپنے بیوی بچوں کی طرف پھیر سکتے تھے۔ مگر وہ اپنی توجہ کو الٰہی سلسلہ کے کاموں کی طرف پھیر دیتے ہیں۔ وہ درد جو اپنے محدود ماحول کے لئے ان کے دلوں میں پیدا ہو سکتا تھا وہی درد وہ جماعت کے لئے اور پھر بنی نوع انسان کے لئے اپنے دل میں پیدا کرتے ہیں۔ اور خدمت کے جذبہ سے اور اکثر

خدمتِ خلق

میں مشغول رہتے ہیں۔

چنانچہ ایسی مثالیں کثرت سے ہیں جو میں اس وقت بڑی نمایاں مثال جماعت احمدیہ کراچی کی ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں جہاں تک مالی قربانی کا سوال ہے ساری جماعت ہی مالی قربانی دینے کے لئے تڑپتی

رہتی ہے۔ لیکن جہاں نظام قائم ہو اور نظام میں پختگی پائی جاتی ہو وہاں کے بہت سے دوست یہ سمجھتے ہیں کہ نظام کے ماتحت محصّل جائے گا اور وہ پیسے وصول کرے گا اور رسیدیں دے گا۔ پس احباب میں

چندے دینے کی تڑپ

کی کمی نہیں ہوتی۔ یہ نظام کی سستی یا نظام میں چستی کی کمی ہوتی ہے کہ جس کی وجہ سے وقتی طور پر ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ فلاں حلقہ مالی قربانیوں کے دینے میں پیچھے رہ گیا ہے۔

جہاں تک وقت کی قربانی کا سوال ہے اس کے متعلق میں نے پہلے بھی ایک دفعہ بتایا تھا کہ خود میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ وہ لوگ جو بظاہر اپنے دنیا کے کاموں میں پڑے ہوئے ہیں وہ پانچ پانچ چھ چھ گھنٹے اور بعض دفعہ تو میرا خیال ہے کہ ہمارے صدر انجمن احمدیہ اور دوسرے اداروں کے کارکنوں سے بھی زیادہ وقت رضا کارانہ طور پر جماعتی کاموں کے لئے خرچ کرتے ہیں اور بڑی محنت اور بڑے پیار اور بڑی توجہ کے ساتھ کام کرتے ہیں اور سلسلہ احمدیہ جسے خدا تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے لئے قائم فرمایا ہے اس کے لئے تڑپ رکھتے ہیں۔ اور اس کی ترقی کے لئے دن رات محنت میں لگے ہوئے ہیں۔ اب جس جماعت کے عہدیدار اس قسم کی لگن کے ساتھ کام کرتے ہیں ظاہر ہے کہ وہ جماعت مالی قربانیوں میں بھی آگے نکل جاتی ہے۔ چنانچہ ابھی کل ہی مجھے

جماعت احمدیہ کراچی

کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے اپنے سالانہ بجٹ سے تقریباً دس ہزار روپیہ زاید جمع کر دیا ہے۔ حالانکہ ابھی موجودہ مالی سال ختم نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اب یہ بڑا خوشکن نتیجہ ہے۔ ہزارہا دوست، مالی قربانی دینے والے کراچی کی جماعت میں شامل ہیں۔ انہوں نے بحیثیت مجموعی بڑی اچھی قربانی دی ہے۔ انہوں نے جو وعدے کئے تھے ان میں وہ آگے نکل گئے ہیں۔

پھر جہاں تک وقت کی قربانی کا تعلق ہے اس لحاظ سے بھی کراچی نے بڑی قربانی دی ہے۔ وہاں کا جماعتی نظام پورا چوکس اور بیدار ہے۔ علاوہ ازیں پورے سال کے کام کو سارے سال پر پھیلا کر کرنے کی بدولت بھی وہ اچھا نتیجہ نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔ ممکن ہے اسی طرح کی بعض اور جماعتیں بھی ہوں کیونکہ بہت سارے دوستوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اپنا بجٹ پورا کر چکے ہیں۔ میں نے ہر ایک سے یہی کہا تھا کہ اپنے بجٹ سے دس فیصدی زیادہ چندے دو۔ اب بجٹ سے دس فیصدی زیادہ

چندے دوست دے سکتے ہیں یا نہیں یہ تو خدا تعالیٰ کی راہ میں اموال کو وصول کرنے کی ایک زاید خواہش ہے اور ان لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں مال دینے کی ایک زاید خواہش ہے۔ تاہم کئی دوسری جگہوں سے بھی اطلاع آئی ہے کہ انہوں نے نہ صرف اپنا بجٹ پورا کر دیا ہے بلکہ اس سے آگے نکل گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پس جن جماعتوں نے اپنا بجٹ پورا کر کے دس فیصدی زاید چندے دینے کی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے وہاں آپ کو جماعتی نظام یعنی جو عہدیدار ہیں وہ ہر لحاظ سے خصوصاً وقت کی قربانی کے لحاظ سے زیادہ تندہی سے کام کرنے والے یا زیادہ وقت دینے والے نظر آئیں گے۔

غرض جہاں تک اموال کی قربانی کا سوال ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری جماعت آگے بڑھنے کی تمنا، خواہش اور تڑپ رکھتی ہے۔ اسی طرح جہاں تک نظامِ جماعت کا سوال ہے اکثر جگہ بڑا اچھا نظام قائم ہے۔

عہدیداروں کی اکثریت

ایسی ہے جو علاوہ دوسری قربانیوں کے اوقات کی قربانی بھی دے رہے ہیں۔ لیکن بعض جگہیں ایسی بھی نظر آتی ہیں جہاں باوجود اس کے کہ جماعت کے افراد ہر قسم کی قربانی بشمول اموال کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر عہدیداروں کی سستی کی وجہ سے نتیجہ ٹھیک نہیں نکلتا۔ جہاں بھی ایسے عہدیدار ہیں، جو اپنی کسی کمزوری کی وجہ سے یعنی ایمان کی کمزوری کی وجہ سے یا نااہلیت کی وجہ سے یا احساس ذمہ داری کے فقدان کے نتیجہ میں سستی دکھاتے ہیں ان کا بہرحال کوئی حق نہیں کہ وہ عہدیدار رہیں۔ اُن کو بدلنا پڑے گا۔

چنانچہ جب میرے سامنے یہ تصویر آئی تو مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ کوئی عدم علم کی وجہ سے شاید یہ نہ سمجھے کہ بعض جماعتیں کمزور ہیں۔ جماعتیں ہرگز کمزور نہیں۔ بلکہ وہ عہدیدار کمزور ہیں جو اپنی سستی کی وجہ سے اُن سے صحیح کام نہیں لے سکتے ایسے سست اور کمزور عہدیداروں کی اصلاح یا اُن کی تبدیلی کے ساتھ انشاء اللہ دنیا دیکھے گی کہ وہ جماعتیں بھی مالی قربانی میں اپنے دوسرے بھائیوں سے پیچھے نہیں رہیں گی بلکہ اُن سے آگے نکلیں گی۔

یہ اللہ تعالیٰ پر ہمارا حسنِ ظن بھی ہے اور ماضی میں ہمارا مشاہدہ بھی یہی رہا ہے۔ پیچھے رہنے کے لئے تو احمدی پیدا ہی نہیں ہوا۔ لیکن الٰہی سلسلوں میں بعض لوگ کمزور بھی ہوتے ہیں۔ اور بعض منافق بھی ہوتے ہیں۔ اور یہ منافق عاقبت کے لحاظ سے کمزوروں سے بلکہ کافروں سے بھی نچلا درجہ رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ تو الٰہی جماعتوں میں ہوتے ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی نظر آتے ہیں۔ اور پھر اس وقت سے لے کر آج

تک اسلام میں نظر آتے ہیں۔ خدا کا ہر وہ پیارا جو تجدید دین کے لئے، استحکام ملت اسلامیہ کے لئے اور غلبۂ اسلام کے لئے کھڑا کیا گیا تو اس وقت کے کمزوروں نے بھی اور غیر مومنوں نے بھی اور منافقوں نے بھی اپنے اپنے نظریہ کے مطابق اس کی مخالفت کی۔ البتہ جہاں تک کمزوروں کی مخالفت کا تعلق ہے وہ الٰہی سلسلوں میں کمزوری پیدا کرنے کی نیت سے یا کمزوری پیدا کرنے کی غرض سے نہیں ہوتی یعنی ان کی نیت بھی یہ نہیں ہوتی کہ الٰہی سلسلہ کمزور ہو جائے اور اُن کی کوشش بھی یہ نہیں ہوتی کہ الٰہی سلسلہ کمزور پڑ جائے۔ لیکن

مُنافق کی نیّت

بھی یہی ہوتی ہے اور کوشش بھی یہی ہوتی ہے کہ الٰہی سلسلہ کمزور ہو جائے۔ ایک منافق اور کمزور ایمان والے آدمی کے درمیان یہی فرق ہے۔ ایک منافق کا الٰہی سلسلہ کو نقصان پہنچانے کی نیّت اور ارادہ ہوتا ہے۔ اور اس کی کوشش اور جدّ و جہد بھی نقصان پہنچانے کے لئے ہوتی ہے مگر ایک کمزور ایمان والا آدمی قربانی دینے میں کمزوری تو دکھاتا ہے۔ لیکن اس کی نیّت خراب نہیں ہوتی۔ کمزوری ہوتی ہے نیّت کی خرابی نہیں ہوتی اُس کے اندر ایمان کی کمزوری ہے۔ عمل کی کمزوری ہے۔ لیکن نیّت کا فتور نہیں۔ اور نہ اس کی جد و جہد ہی ایسی ہوتی ہے کہ یہ سمجھا جائے کہ وہ سلسلہ کو عملی طور پر نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس لئے جو آدمی کمزور ایمان والا ہے۔ اس کے لئے ہمارے دل میں انتہائی ہمدردی پیدا ہونی چاہیئے اور ہے۔ میرے دل میں بھی ہے۔ اور ہر سمجھدار احمدی کے دل میں بھی ہے۔ ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ ایسے شخص کو پیار سے اور عقلی دلائل دے کر سمجھائیں۔ ہم آئے دن اللہ تعالےٰ کے پیار کے جو نشان دیکھتے رہتے ہیں وہ اس کے سامنے رکھ کر اس کی اصلاح کریں۔ چنانچہ ہم ایسے لوگوں کو آہستہ آہستہ تربیت کے نتیجہ میں بے صبری دکھائے بغیر ایک اعلیٰ مقام پر لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اُن میں سے اکثر باری باری اعلیٰ مقام پر آجاتے ہیں۔ پھر پیچھے ایک اور Queue بنا ہوتا ہے۔ ایک اور قطار لگی ہوتی ہے۔ یعنی اور کمزور آجاتے ہیں۔ نئے احمدی ہوتے ہیں یا نئے جوان ہوتے ہیں جن کی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کمزور ایمان اور اس کے نتیجہ میں عمل کی کمزوری دراصل تربیت کی کمی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ تاہم ایسے کمزور ایمان والے لوگوں کی طرف سے یہ اندیشہ نہیں ہوتا کہ وہ مقابلہ پر آ کر مخالفت کریں گے۔ یا سلسلہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ ایسے لوگوں کی تربیت ہونی چاہیئے اور انہیں پیار کے ساتھ اور عقلی دلائل دے کر سمجھانا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کے نشان ان کے سامنے رکھ کر انہیں بتانا چاہیئے کہ یہ دیکھو

اللہ تعالیٰ کس طرح جماعت کے کاموں میں برکت ڈال رہا ہے اور بنی نوع انسان کے دل میں اسلام کو قبول کرنے کی ایک عالمگیر رو پیدا کر رہا ہے۔ اگر آپ یہ باتیں ان کے سامنے رکھیں تو انشاء اللہ ان کے ایمان بھی پختہ ہو جائیں گے۔ یاد رکھیں آج ہمیں جن دوستوں کے ایمان پختہ نظر آتے ہیں جب وہ پہلی دفعہ احمدیت میں داخل ہوئے تھے تو ان کی یہ حالت نہیں تھی۔ چنانچہ پہلی دفعہ سلسلہ میں داخل ہونے والوں میں سے اگر کسی نے ایک چونی ماہانہ چندہ دیا تو وہ بڑی قربانی کرنے والا سمجھا گیا۔ اور وہی شخص جس نے اپنے حالات کے لحاظ سے ایک چونی چندہ دیا تھا اور بڑا مخلص سمجھا گیا تھا اس نے بعد میں ایک وقت میں کہا کہ میری ساری جائداد لے لو۔ غرض اس وقت کی

تربیت کے لحاظ سے

وہی چونی انتہائی قربانی تھی اور خدا تعالیٰ نے اس قربانی سے پیار کیا اور اس قربانی کے نتیجہ میں قربانی دینے والے دل سے بھی پیار کیا اور پھر یہی آدمی تربیت حاصل کرتے کرتے جب ایک ارفع مقام پر پہنچا تو اس نے اپنی ساری جائداد خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دی۔ جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب ایسے ارفع مقام پر پہنچے تو ایک موقع پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کی تحریک فرمائی تو آپ اپنا سب کچھ لے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ابوبکرؓ! گھر میں کیا چھوڑا ہے؟ انہوں نے عرض کیا گھر میں خدا اور اس کے رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے کسی اور چیز کی ضرورت ہی کیا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اور مال عطا فرمایا تو انہوں نے وہ بھی

خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان

کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نسبت جو لوگ آپؓ سے کم درجے پر پہنچے ہوئے تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک پر سوچا کہ ہم اپنا نصف مال یعنی پچاس فیصدی خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیتے ہیں (وصیت میں ہم ۱/۱۰ سے ۱/۳ تک یعنی دس فیصدی سے لے کر تینتیس فیصدی تک دیتے ہیں) لیکن صحابہ کرام کی زندگیوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ جس وقت خدا اور اس کے رسول سے محبت اپنے جوش میں آتی ہے اُس وقت سارا مال قربان کروا دیتی ہے۔ جبکہ وہ گھر جس سے دنیا کی ساری دولت لے دنیا کے سامنے اموال نکال کر

خدا کے رسول کے قدموں میں

ڈال دیئے گئے تھے وہ گھر دنیا کی دولت سے بھی خالی ہو رہا ہے۔ جس میں ایک دھیلا باقی نہیں چھوڑا گیا تھا وہ بھی زیادہ وقت نہیں

گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل نے پھر اسے بھر دیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو نہ ختم ہونے والے خزانوں کا مالک ہے۔ ہم اس کے نہ ختم ہونے والے خزانوں کی مقدار اور قسم کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہمیں تو یہ پتہ ہی نہیں کہ

اس کے خزانے

اپنی کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے کتنے وسیع اور کتنے شاندار ہیں۔ انسان کی عقل اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی کیفیت اور کمیت کو گرا نہیں کر سکتی انسان انہیں اپنے شعور میں بھی نہیں لا سکتا۔ کیونکہ یہ چیزیں انسان کے فکر و تدبر اور اس کی عقل و دانش سے بالا ہیں۔ بس ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسانی عقل بڑھتے بڑھتے جہاں ختم ہو گئی اس سے بھی ورے اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور وہاں تک انسانی عقل کی پہونچ ہی نہیں ہے۔

بہر حال جن لوگوں نے اپنا مال بے دریغ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا وہ نقصان میں نہیں رہے۔ مگر جنہوں نے نہیں دیا اور انہیں دینا چاہیئے تھا وہ نقصان میں رہے۔ اُخروی زندگی کے لحاظ سے تو یقیناً نقصان میں رہے۔ لیکن ان میں سے اکثر اس دنیا میں بھی نقصان میں رہے مثلاً کفار مکہ اور سردارانِ قریش امیر لوگ تھے۔ عرب کے اُس وقت کے

اقتصادی نظام

میں ان لوگوں کا بڑا اونچا مقام تھا۔ ایک ایک آدمی ہزار ہا اونٹوں کا مالک ہوا کرتا تھا مگر اس ظاہری مال و دولت نے انہیں کچھ بھی فائدہ نہ دیا کیونکہ انہوں نے بخل کیا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے انہوں نے اپنے اموال اسلام کی مخالفت میں خرچ کئے۔ نتیجۃً ان کے اموال کہاں بچ رہے؟ ان کا سب کچھ ختم ہو گیا۔ پھر ان کو اس وقت مال اور دولت ملی جب انہوں نے اس ابدی صداقت کو پا لیا کہ سب اموال اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور بہترین اور حقیقی اور سچا خرچ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ تو پھر ان کو خدا تعالیٰ نے دوبارہ مال و دولت عطا فرمایا مگر اس صورت میں عکرمہؓ وہ عکرمہ نہیں تھے اور نہ

خالدؓ بن ولید

وہ خالد بن ولید تھے۔ جب دوسری دفعہ ان کو اموال عطا ہوئے تو وہ بالکل بدلی ہوئی شخصیتیں تھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک نئی زندگی عطا فرمائی تھی۔ ان کے ذہن بدل گئے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نئی حیات بخشی تھی۔ ان کی پہلی زندگی پر ایک موت وارد ہو چکی تھی۔ پھر اس نئی زندگی میں انہوں نے نئے خزانے پائے۔ اور اس نئی حیات میں

انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے ایک نئی لذت اور نیا سرور حاصل کیا پہلے تو غصے کی ایک عارضی تسلی تھی۔ یعنی غصے کو تسلی ہو گئی کہ ہم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنا پیسہ خرچ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ (آل عمران ۱۲۰) تم سمجھتے ہو کہ اس سے تمہارا غصہ تسلی پاتا ہے۔ یہ تو در حقیقت تمہاری موت کا باعث بھی ہے اس طرح تمہارا خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت میں خرچ کرنا تمہاری حیات، تمہاری ترقی، تمہارے ارتقا اور تمہاری فلاح اور خوش حالی کا باعث نہیں بنے گا یہ تمہاری موت کا باعث بنے گا۔

پھر جہاں تک منافقین کا تعلق ہے ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے دوسروں پر اعتراض کر دیتے ہیں چنانچہ انہوں نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پر اعتراض کر دیا کہ پیسے ٹھیک جگہ خرچ نہیں ہو رہے۔ اور یہ ہو رہا ہے اور وہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے منافقین کی یہ ساری باتیں ہمارے علم کے لئے بیان کر دی ہیں۔

اس کے برعکس ایک کمزور ایمان والا آدمی بھٹکتا ہے پھر اس کو سہارا ملتا ہے تو وہ کھڑا ہو جاتا ہے اور ترقی کرتا ہے پھر بہک جاتا ہے اور پھر سہارا ملنے پر آگے بڑھتا ہے اور اسی طرح اندرونی اور اخلاقی اور روحانی طور پر اس کے اندر ایک کشمکش جاری رہتی ہے۔ پھر جب اس کی کما حقہ، تربیت ہو جاتی ہے تو وہ اپنے نفس امارہ کو کچل دیتا ہے وہ اس سانپ کا سر کاٹ دیتا ہے اور اپنے نفس کے گھوڑے پر سوار ہو کر ایک اچھے سوار کی طرح اس کی لگام اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے۔ پھر گھوڑا

اپنی مرضی کے مطابق

اسے جدھر چاہے نہیں لے جاتا بلکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق گھوڑے کو جدھر چاہے لے جاتا ہے اور اس کی مرضی خدا کی مرضی ہو جاتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اور اسی میں وہ لذت اور سرور پاتا ہے اور اسی میں وہ ایک نئی خوشحالی اور ابدی زندگی کے سامان دیکھتا ہے اور پھر جن کے پلنے کے لئے وہ اسی طریق پر کوشاں رہتا ہے۔

بس جیسا کہ میں نے بتایا ہے موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ جہاں جماعت کی اکثریت اور بھاری اکثریت مالی قربانی دینے کے لئے تیار بھی ہے اور اکثر نے عملاً قربانی دے دی ہے وہاں کہیں کہیں بظاہر غفلت بھی نظر آتی ہے

بہت سی جماعتوں نے مالی قربانی دی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اکثر جگہوں پر عہدیداروں نے

اس سلسلہ میں بھی اپنے وقت کی اور اپنے آرام کی قربانی دی۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں انہوں نے اپنا وقت خرچ کیا اور نظام کی وجہ سے ہر احمدی دوست کے دل میں جو ایک امید پائی جاتی ہے کہ ایک چوکس اور بیدار عہدیدار میرے پاس آئے گا اور وقت پر اس سے چندہ لیا جائے گا۔ ایسے عہدیدار اس کے اس حسنِ ظن کو پورا کرنے والے اور

اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث

بننے والے ہیں۔

لیکن اگر عہدیداروں کے ایک حصے میں کمزوری کی وجہ سے جماعت کی بدنامی بھی ہو جائے تو یہ بات غلط ہے۔ اس سے جماعت کی کوئی بدنامی نہیں ہوتی۔ جماعت کی بدنامی تو تب ہوتی ہے جب مقامی عہدیدار اصلاح یا تبدیلی کے نتیجہ میں چوکس ہو جائیں مگر وہ جماعت پھر بھی کمزوری دکھائے۔ مگر عملاً اس صورت میں کسی جماعت نے کمزوری نہیں دکھائی۔ مثلاً کراچی کی جماعت ہے یہ اپنے بجٹ کو سو فیصدی پورا کرنے کے بعد آگے نکل گئی ہے۔ میں نے کہا تھا کہ تم نے جو سو فیصدی پورا کرنے کا وعدہ کیا تھا وہ تمہارا

مقصود اور معیار

نہیں ہے بلکہ ۱۱۰ تک پہنچو۔ چنانچہ کراچی کی جماعت نے ۱۱۰ تک پہنچنے کی کوشش کی ہے ۱۰۴-۱۰۳ تک وہ پہنچ چکے ہیں۔ ممکن ہے اس وقت تک کچھ اور آگے نکل چکے ہوں۔ (اور ابھی چند دن باقی بھی ہیں) بہر حال وہ اپنے بجٹ کو سو فیصدی پورا کرنے کے بعد آگے نکل گئے ہیں۔

اب اسی کراچی کی جماعت پر ایک وقت ایسا بھی تھا کہ جب یہ سَو کی بجائے ۲۵-۳۰ تک بھی پہنچ نہیں پاتی تھی۔ اس واسطے کہ اس وقت یہ جماعت تربیت کی محتاج تھی۔ بعض احمدی دوست تربیت کی احتیاج رکھنے والے تھے۔ لیکن اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ جماعت سے کام لینے والے جو عہدیدار تھے وہ یا تو کام لے نہیں رہے تھے یا کام لے نہیں سکتے تھے۔ بہر حال عہدیدار جماعت سے کام نہیں لے رہے تھے۔ مگر اب وہی جماعت ہے جو اپنے عہدیداروں کی چوکسی اور بیدار مغز

رضا کارانہ کام کرنے کے نتیجہ میں

اپنے بجٹ کو سو فیصدی پورا کر کے آگے نکل گئی ہے

پس ایک بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی جماعت یا کوئی حلقہ چندوں کی ادائیگی میں پیچھے رہ جاتا ہے تو میں یہ الزام تو صرف [illegible] کیونکہ ان کے اخلاص میں مجھے بظاہر کوئی کمزوری نظر نہیں آئی۔

دوسرے یہ کہ ایسی جماعتیں یا صوبوں نے عہدیداروں کو ٹھیک کیا ہے کیونکہ مجھے [illegible]

عہدیداروں میں کمزوری نظر آتی ہے۔ پس جماعت کا جو حصہ بھی انہیں ٹھیک کرنے والا ہے وہ اس سلسلہ میں ضروری کارروائی کرے۔ اگر یہ کام میرے ساتھ تعلق رکھتا ہے تو میں ان کو ٹھیک کروں گا۔ ہمیں کسی فرد سے پیار نہیں اور نہ ہمیں کسی فرد سے دشمنی ہے۔ ہمیں ہر فرد کے اس فعل سے پیار ہے جو

خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول

کے لئے خلوصِ نیت سے کیا گیا اور ہمیں ہر بُرے عمل سے نفرت ہے جو اسلامی تعلیمات کے خلاف کیا گیا ہے۔ ہمیں بد عمل شخص سے کوئی نفرت نہیں اور نہ اس سے کوئی دشمنی ہے لیکن اس سے جو بُرا عمل سرزد ہوتا ہے اس سے ہمیں نفرت ہے۔ اور اسی بُرے عمل کو ہم دنیا سے مٹانا چاہتے ہیں۔ ہم بد عمل کرنے والے کو ہلاک نہیں کرنا چاہتے۔ اس کے تو ہم خیر خواہ اور ہمدرد ہیں۔ اور اسے نیکی کی راہ پر لانے کے لئے بے تاب ہیں۔ اور اس کے لئے ہم ہر وقت کوشاں ہیں۔ تاہم جو نیک کام ہے اور

خوبی کی بات

ہے یا جو کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نیک نیتی سے کیا جاتا ہے اس کے لئے ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ نے بڑا پیار پیدا کیا ہے۔ اگر جو جماعتیں یا حلقے چندوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں خلوصِ نیت کے باوجود عہدیداروں کی غفلت کے نتیجہ میں بظاہر نادہندہ سمجھے گئے ہیں انہیں نادہندہ سمجھنا غلطی ہے۔ ان پر کوئی داغ نہیں ہے۔ البتہ ان کے عہدیدار ضرور نادہندہ بن گئے ہیں اس لئے ایسے عہدیداروں کی اصلاح ہونی چاہیئے یا پھر ان کی تبدیلی ہونی چاہیئے جو اپنے وقت پر ہو جائے گی لیکن ان چند دنوں میں ایسی جماعتوں یا حلقوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے عہدیداروں کو جو غافل ہیں یا سست ہیں یا نااہل ہیں یا ان میں کوئی اور کمزوری پائی جاتی ہے ان کو پرے ہٹا دیں اور اپنے چندے براہِ راست مرکز میں آکر جمع کروا دیں۔

مجھے جماعت کے متعلق

وثوق اور یقین

ہے کہ وہ اپنے چندوں کی ادائیگی میں مخلص ہیں۔ اس لئے ان پر یہ داغ نہیں آنا کہ وہ اپنے حلقے یا قصبے یا گاؤں میں مالی قربانی میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ اگر عہدیدار ان کے پاس نہیں پہنچا تو وہ بھی عہدیداروں کے پاس نہ پہنچیں بلکہ مرکز میں آکر اپنا چندہ جمع کرا دیں تا کہ ان عہدیداروں کو بھی پتہ لگ جائے کہ کتنے پیارے دل ہیں جن کی

انہوں نے قدر نہیں کی۔ اور کتنی حسین ارواح تھیں جن کے حسن کو انہوں نے نظر انداز کر دیا وہ اپنے کاموں میں لگے رہے۔ انہوں نے اپنے دنیوی آرام کی طرف توجہ دی اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے ان کے کندھوں پر جو ذمہ داریاں ڈالی گئی تھیں انہوں نے ان کو نہیں نبھایا۔

اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح فرمائے اُن کے دلوں میں بھی نیکی کا بیج پھوٹ آئے۔ ان کی کمزوریاں دور ہوں۔ ان کی غفلتیں جاتی رہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے پیار کے حصول کے لئے ان کی جدوجہد پہلے سے کہیں زیادہ تیز ہو جائے۔

خدا کرے کہ وہ پیارا احمدی دوست جس کے دل میں خدا اور اس کے رسول کی

محبت کے سمندر موجزن

ہیں وہ کسی غفلت کے نتیجہ میں یا کسی غلطی کی وجہ سے اپنی قربانی میں پیچھے رہ کر خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والا نہ ہو۔ بلکہ عملاً جو ایک بُری چیز، ایک گندی چیز، ایک بھیانک اور بدصورت چیز نظر آ رہی ہے اور جس کے لئے وہ حقیقتاً ذمہ دار نہیں ہیں اسے بھی دنیا کی آنکھ بھی اور دین کی آنکھ بھی نظر انداز کر دے۔ کیونکہ ان کے اوپر حقیقتاً کوئی الزام نہیں آتا۔

پس ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دے کہ ساری جماعت اپنی

اجتماعی زندگی

میں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کرنے اور اس کے پیار اور اس کی رضا کو پانے والی ہو۔ آمین۔

درویشی فنڈ

یہ امر بہت مسرت کا موجب ہے کہ جماعت کے اکثر دوست اپنے پیارے امام کی آواز پر مخلصانہ لبیک کہتے ہوئے اور اپنے درویش بھائیوں سے دلی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق درویش فنڈ کی مد میں ماہانہ رقسم ارسال فرماتے ہیں۔ ایسے تمام احباب کرام نظارت ہذا اور درویشوں کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور اموال میں برکت عطا فرمائے۔ اور آئندہ بھی انہیں اس قربانی کی توفیق دیتا چلا جائے۔ یہ فنڈ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خاص ارشاد سے جاری ہوا تھا اور جب تک خدا تعالیٰ کے علم میں ہے۔ جاری رہے گا

ناظر بیت المال آمد قادیان

جماعت احمدیہ سکندرآباد میں ہفتہ قرآن مجید

رپورٹ مرسلہ مکرم بشیر الدین اللہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت سکندرآباد دکن

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور مرکز کی ہدایت کے مطابق ہمیں توفیق ملی کہ ہفتہ قرآن مجید منائیں۔ چنانچہ جماعت نے فیصلہ کیا کہ ہر روز صبح ۷ تا ۸ بجے جلسہ رکھا جائے مورخہ ۱/۷ کا جلسہ بمقام اللہ دین بلڈنگ سکندرآباد منعقد ہوا۔ جناب سیٹھ یوسف احمد اللہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ ہی تمام جلسوں کے صدر رہے اس پہلے جلسہ میں محترم سیٹھ علی محمد اللہ دین صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی اور بعد ازاں اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا اس کے بعد جناب منور احمد صاحب ابن عبد الرزاق صاحب نے درثمین سے ایک نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات بعنوان "قرآن کریم کے فضائل اور کمالات" پڑھ کر سنائے اس کے بعد محترم حافظ صالح محمد اللہ دین صاحب اور مولوی حکیم عبد الرحیم صاحب بدر نے قرآن مجید کی خصوصیات پر تقاریر فرمائیں اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا

۲/۷ کو اتوار تھا اور یہ جلسہ جناب مہردین صاحب کے مکان واقع چلکل گوڑہ پر منعقد ہوا۔ سب سے پہلے محترم منصور احمد صاحب ولد مسعود احمد صاحب امینس نے تلاوت قرآن پاک کی۔ پھر منور احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ جناب مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ نے فضائل قرآن مجید پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی جس میں قرآن مجید اور دوسری مذہبی کتب میں فرق۔ عربی زبان کا ام الالسنہ ہونا اور ترتیب قرآن مجید وغیرہ امور بیان فرماتے ہوئے فضائل قرآن مجید کو ثابت کیا۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

۳/۷ کا اجلاس اللہ دین بلڈنگ میں صبح ۷ تا ۸ بجے منعقد ہوا۔ محترم حمید اللہ صاحب ابن سیٹھ غلام حسین کرم علی صاحب نے تلاوت کی۔ خاکسار نے اخبار بدر سے مضمون "قیامت کا ثبوت از روئے قرآن مجید" پڑھ کر سنایا۔ بعدہ محترم حافظ صالح محمد اللہ دین صاحب اور محترم مولوی حکیم عبد الرحیم صاحب بدر نے تقاریر کیں بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

۴/۷ کا اجلاس بمقام اللہ دین بلڈنگ۔ صبح ۷ تا ۸ بجے منعقد ہوا۔ جناب سلیم احمد صاحب ابن محمود احمد صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی اس کے بعد محترم محمد احمد صاحب اور محترم حافظ صالح محمد اللہ دین صاحب نے والدین کی اطاعت و احترام کے متعلق قرآنی تعلیم بیان کی۔ منور احمد صاحب نے نظم پڑھی اور آخری تقریر اسی عنوان پر محترم جناب سیٹھ علی محمد اللہ دین صاحب نے کی اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

۵/۷ کا اجلاس بمقام اللہ دین بلڈنگ صبح ۷ تا ۸ بجے منعقد ہوا۔ سب سے پہلے عزیز منصور احمد ابن مسعود احمد صاحب امینس نے تلاوت کی۔ منور احمد صاحب ابن عبد الرزاق صاحب نے ترنم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی آج کا عنوان تھا "تقویٰ کے حصول کے ذرائع" سب سے پہلے ہمارے مہمان دوست محمد اسحٰق صاحب تنویر نے قرآن مجید کی مختلف آیات کی تلاوت کرتے ہوئے تقویٰ کی اہمیت اور اس کے حصول پر ایک جامع تقریر فرمائی۔ بعد ازاں محترم حافظ صالح محمد اللہ دین صاحب نے بھی تقریر فرمائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد اخبار بدر کا مضمون "تقویٰ کے حصول کے ذرائع" خاکسار نے سنایا۔ حافظ صالح محمد صاحب کی تقریر کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا

۶/۷ کا اجلاس اللہ دین بلڈنگ میں صبح ۷ تا ۸ بجے منعقد ہوا۔ سب سے پہلے عزیز منصور احمد نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ سلیم احمد صاحب ولد محمود احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ خاکسار نے اخبار بدر سے تبرکات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے "منافق کی علامات از روئے قرآن کریم" پر تقریر کی۔ اور جماعت کو مفید نصائح کیں۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا

۷/۷ کا اجلاس محترم مہردین صاحب کے مکان پر صبح ۷ تا ۸ منعقد ہوا۔ عزیز منصور احمد نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ منور احمد صاحب نے نظم سنائی۔ آج کی تقاریر کا عنوان تھا "مدعی نبوت کو پہچاننے کے قرآنی اصول" نظم خوانی کے بعد خاکسار نے اخبار بدر قرآن مجید نمبر کے آخری صفحہ پر شائع شدہ مضمون کا حصہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبہ جمعہ کا حصہ ہے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ محترم سیٹھ علی محمد اللہ دین صاحب محترم حافظ صالح محمد اللہ دین صاحب اور محترم حکیم عبد الرحیم صاحب بدر اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر پر محترم سیٹھ یوسف احمد اللہ دین صاحب صدر جلسہ نے تقریر کی۔ جس میں جماعت کو نصائح فرمائیں۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا

یہ تمام جلسے ٹھیک وقت مقررہ پر شروع ہو کر وقت پر ختم ہوتے رہے۔ احباب نے بھی وقت کی پابندی کی۔ مستورات نے بھی استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو قبول فرمائے اور قرآن پاک کے انوار سے ہم سب کو منور فرمائے۔ آمین ؛

آخری قسط

پولوس کی طرف سے عیسائیت میں ردّوبدل

مسیحؑ کی صلیبی لعنتی موت سے نجات

مسیحی مناظر پادری عبد الحق صاحب کی لن ترانیوں کا جواب

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی فاضل نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

(۹) پولوس کی طرف سے اپنے سابقہ بیان (خلاف گلتیوں ۳ : ۱۳) میں مسیح کو ملعون یعنی تسلیم کرنا واضح امر ہے جسے انہوں نے تورات کے حوالہ سے مدلل طور پر بیان کیا ہے۔

پادری صاحب فرماتے ہیں کہ "ملعون ہونے کی سزا واجب القتل گناہ کے سبب سے (صلیبی) لکڑی پر لٹکایا جانا ہے (استثناء ۲۱ : ۲۲-۲۳)

اس کے جواب میں ہم بائبل کے مختلف حوالوں سے دکھا چکے ہیں کہ افتراء کے طور پر دعوئے نبوت کرنا بھی لعنت ہے اور واجب القتل گناہ ہے۔ یہود مسیح کے دعوے کو جھوٹا اور واجب القتل گناہ قرار دیتے تھے اس لئے ان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ان کو صلیبی لعنتی موت سے مارنا چاہا اور کہہ دیا کہ وہ صلیب پر مر کر لعنتی و کاذب ثابت ہو چکے ہیں۔ جب پولوس کسی طرح بھی اسے رد نہ کر سکا تو اپنے سابقہ موقف سے ہٹ کر ان کی صلیبی لعنتی موت کا قائل ہو گیا اور سارے مسیحیوں کو مسیح کی اس لعنت کے اعتقاد میں پھنسا کر لعنتی بنا گیا۔

پادری اذا فات الشرط فات المشروط اور نیز اذا فات السبب فات المسبب والا مسئلہ لے بیٹھے ہیں کہ چونکہ مسیح نے کوئی واجب القتل گناہ نہ کیا تھا شرط و سبب مفقود تھا اس لئے ان کی صلیبی موت لعنتی موت نہ تھی۔ مگر یہ مسلک تو ہمارا ہے جسے پادری صاحب ہماری تائید میں پیش کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کا دعویٰ صادق تھا۔ مگر یہود کے نزدیک یہ دعویٰ کاذب تھا اور لعنت اور واجب القتل گناہ تھا اس لئے انہوں نے صلیب پر مار کر اسے ملعون و لعنتی و کاذب ثابت کرنا چاہا اور بقول یہود وہ صلیب پر مر کر ملعون و کاذب ثابت ہو گیا۔ آپ کے پولوس کو جس کو روح القدس کی تائید کا دعوے تھا اس کا کوئی جواب نہ آیا۔ آخر لاچار و لاجواب ہو کر مسیح کے ملعون ہونے کا قائل ہو کر یہود کی مطابقت اختیار کر لی۔ حالانکہ یہود کو سیدھی طرح یہ جواب دینا چاہیئے تھا کہ وہ صلیب پر نہ مرا تھا اس لئے وہ صادق ہے نہ کہ ملعون و کاذب۔ وہ زخموں سے اچھا ہونے کے بعد حواریوں سے ملکر ان سے چھپ چھپ کر ملتا رہا اور پیشگوئی کے مطابق نشان بنا اور اپنے دشمنوں کے منصوبوں پر غالب آیا۔ جیسا کہ مسیح نے بھی فرمایا ہے :-

"میں دنیا پر غالب آیا ہوں"

(یوحنا ۱۶ : ۳۳)

اگر وہ یہود کے منصوبے کے مطابق صلیب پر مر گیا تھا تو وہ اپنی زندگی میں ان پر غالب نہ آیا تھا۔ اس صورت میں یہ قول خلاف واقعہ ٹھہرتا ہے۔ اور اس کا کذب اور بھی نمایاں ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ وہ خدا کا صادق و غالب مسیح تھا یہود ناکام و نامراد ہو گئے تھے۔

(۱۰) صلیبی موت سے بچنے کے لئے مسیح نے باغ میں ساری رات دعا کی (متی ۲۶ : ۳۹)

اب سوال یہ ہے کہ اگر وہ کفارہ کی خاطر آیا تھا اور یہ کفارہ صلیبی موت کے ذریعہ سے واقع ہونا تھا تو مسیح نے اس سے بچنے کے لئے دعا کیوں کی۔ اسے تو چاہیئے تھا کہ نعرہ مار کر صلیب پر خدا کے اس حکم کے مطابق خود چڑھ جاتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ یہود کے منصوبہ سے بچنے کے لئے دعا کی۔ پادری صاحب کا جواب یہ ہے کہ مسیح نے اس کے لئے بعد میں آمادگی کا اظہار کر دیا تھا۔ مگر یہ تو انگور کھٹے ہونے والی بات ہے وہ کیوں اپنے مقصد سے گریز کرتا رہا۔ پادری صاحب اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ

"اگر وہ مرنے پر از خود راضی ہوتا تو اس کی موت خود کشی کے برابر ٹھہرتی"

(صفحہ ۲۴ کالم ۲)

مگر یہ پادری صاحب کی کم فہمی ہے کیونکہ کفارہ کے لئے اگر صلیب پر مرنا خدا کی مرضی و حکم کے مطابق تھا تو یہ خود کشی کیسے ہوئی۔ خود کشی تو تب ہوتی جب یہ خدا کی منشاء کے خلاف ہوتا۔ پس اگر وہ صلیب پر مر گیا تو اس کی دعا جو اس لعنتی موت سے بچنے کے لئے تھی ضائع گئی۔ بصورت دیگر اس کی دعا خدا کی منشاء کے خلاف ٹھہری اور اس دعا سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ خدا تعالیٰ نے اسے کسی کفارہ کے لئے نہ ٹھہرایا تھا۔ ورنہ خدا کی منشاء کے بعد صلیب پر چڑھنا ان کا اہم فرض منصبی تھا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ پیشگوئیوں میں ایسا لکھا تھا کہ دشمن اسے صلیب پر چڑھائیں گے تو ہم کہتے ہیں کہ ان پیشگوئیوں میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اس کی دعا سنی جائے گی اور اس کو صلیبی لعنتی موت سے بچا لیا جائے گا۔ سو وہ ان کے مطابق بچا لیا گیا۔

(۱۱) پادری صاحب فرماتے ہیں کہ مرہم عیسیٰ نامی دوا کا خدا کے کلام یا دنیا کی تاریخ میں تو کہیں ذکر نہیں (صفحہ ۲۵)

پادری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ کسی ثبوت کا کوئی جواب نہیں دیا اور اس کے متعلق پیش کردہ تاریخی ثبوت کا انکار کر دیا ہے۔ اور اس تجویز کو قادیانی تخیلات قرار دیا ہے گویا مشرق و مغرب کی سینکڑوں کتب طب۔ قرابادینوں وغیرہ میں جس مرہم عیسیٰ اور مرہم حواریین کا ذکر کثرت سے پایا جاتا ہے وہ پادری صاحب کی بھینگی آنکھ میں محض تخیلات ہیں۔ اور تخیلات بھی قادیانی۔ پادری صاحب کی اس مرض کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔

(۱۲) پادری صاحب لکھتے ہیں کہ

"قادیانی تخیلات کا خدا جو ایک دائم المریض قادیانی نبی کو اس کی زندگی بھر شفا نہ دے سکا"

(صفحہ ۲۵ کالم ۱)

ہم پادری صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ صحیح لفظ دائم المرض ہوتا ہے نہ کہ دائم المریض و دہم۔ عالم عیسائیت کی یہودیانہ مخالفانہ و معاندانہ کاوشوں کے باوجود خدا تعالیٰ نے قادیانی نبی کو اس کے ارادوں میں کامیاب و کامران کر دیا اور معاندین کو یہود کی طرح ناکام و نامراد رکھا۔ کیا یہ کوئی معمولی کارنامہ ہے۔ کیا یہ مسیح کے مزعومہ شفا کے معجزوں سے کم معجزہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر معجزہ و نشانہ ہے۔ باقی رہی حضورؑ کی بیماری تو یہ تو ان کی ایک حدیث میں بیان کردہ علامت قرار دی گئی ہے۔ جس کا قائم رہنا لازمی امر تھا تا خدا دکھلاتا کہ اس کا جسمانی طور پر مریض مسیح قلمی اور روحانی میدان میں کس طرح معاندین کے پہلوانوں کو شکست پر شکست دیتا چلا جاتا ہے اور کیسے کیسے علمی کارنامے سرانجام دے کر دنیا کی ہدایت کا سامان پیدا کر رہا ہے۔ افسوس پر انسہ [illegible] ہے کہ جناب پادری صاحب کو تاریخی و طبی کتب میں مرہم عیسیٰ و مرہم حواریین کا نام نظر نہیں آتا۔ اور وہ بی [illegible] لگتے جاتے ہیں کہ اس دوا کا ترکیب [illegible] کوئی ذکر سوائے قادیانی الہیات اور کہیں دکھائی نہیں دیتا۔

(۱۳) انجیل یوحنا ۱۱ : ۱۲ میں مسیح کے دیگر بھیڑوں کی طرف جانے کے ذکر میں آیندہ ہجرت کی پیشگوئی تھی جس کے مطابق وہ واقعہ صلیب کے بعد مشرقی ممالک کی طرف آ گئے تھے۔ اس پر پادری صاحب فرماتے ہیں کہ اس میں یہود کے پراگندہ قبائل کی طرف جانا مراد نہیں بلکہ ان دیگر لوگوں کے پاس جانا مراد ہے جو خدا کے حضور سے دنیا کی اقوام میں سے دور ہٹ کر پراگندہ ہو چکے تھے حالانکہ یہ خیال پادری صاحب کا بالکل ناکارہ اور حضرت مسیحؑ کے مشن کے خلاف ہے کیونکہ

۱۔ خود مسیحؑ نے غیر اقوام کو دعوت نہیں دی۔

۲۔ خود مسیحؑ نے حواریوں کو غیر اسرائیلیوں کے پاس جانے سے منع کیا تھا۔

۳۔ اپنی دعوت کو صرف اسرائیل یعنی یعقوب کی اولاد و گھرانے اسرائیلی قبائل تک محدود بتایا تھا (متی ۱۰ : ۵-۶)

۴۔ غیر اسرائیلی اقوام کو کتے قرار دے کر رد کر دیا تھا (متی ۱۵ : ۲۶) و (مرقس ۷ : ۲۷)

۵۔ ان کے حواری بھی دعوت عام کی اختراع سے قبل ان کے حکم کے مطابق صرف اسرائیلیوں کو ہی دعوت دیتے رہے۔

۶۔ غیر اسرائیلیوں کو دعوت پولوس کی طرف سے مسیحؑ کی مخالفت کے نتیجہ میں اس وقت شروع ہوئی جبکہ وہ یہود کو دعوت دیتے دیتے مایوس ہو گیا (ملاحظہ ہو اعمال)

لہٰذا مسیحؑ کی دعوت صرف بنی اسرائیل کے لئے مخصوص تھی۔ اور ان کو پراگندہ اسرائیلی قبائل کی طرف جانا بھی ضروری تھا جو کہ افغانستان و کشمیر وغیرہ کی طرف پھیلے ہوئے تھے۔ اسی کی طرف انہوں نے اشارہ کیا اور حواریوں کو بتایا اور تسلی دی تھی کہ وہ بچ کر ان تک پہنچنے اور دعوت دے کر کھینچنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ سو ایسا ہی ہوا۔

پادری صاحب اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ درست نہیں جس کی وجہ وہ یہ بتلاتے ہیں کہ تین سال تک فلسطین میں تبلیغ کرنے سے تو مسیح کا کام چار دانگ عالم میں مشہور ہو گیا لیکن کشمیر میں کھوئی ہوئی بھیڑوں کو ڈھونڈنے گیا مگر بیسیوں سال ضائع کر کے ان میں سے کسی کو ڈھونڈ نہ سکا اور دو سو سال تک کے کشمیریوں میں کوئی روحانی تبدیلی پیدا نہ کر سکا۔ بلکہ اس کا وجود ہی کھو گیا کہ وہاں اپنی انجیل پھیلانا تو درکنار اپنا نام و نشان تک کھو بیٹھا (صفحہ [illegible])

[illegible] یہ ہے کہ پادری صاحب سابقہ دلائل [illegible] کر کے ازسر نو ان نکتوں کو دہرا کر رہے [illegible] کافی و شافی جواب حضرت مسیح قادیانی علیہ السلام [illegible] دیا جا چکا [illegible] کے لئے ہم [illegible] کر اب مسیح [illegible] کی طرف توجہ [illegible] پادری [illegible] آپ کے پیش کردہ [illegible] اشعیاہ و [illegible]

تک نہیں لہٰذا ہم بھی صرف اسی پر اکتفا کرتے ہیں

(۱۴) پادری صاحب نے ایک اعتراض یہ کیا ہے کہ مرزا صاحب نے مسیحؑ کی قبر کا پتہ سرینگر میں دینے سے قبل ازالہ اوہام حصہ دوم ۴۷۳ میں یہ لکھا تھا کہ مسیحؑ اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا تھا۔ اس طرح ان کا پہلا قول جھوٹ ٹھیرا۔ اور وہ اس امر کو آپ کے مفتری علی اللہ ہونے کا ثبوت قرار دیتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ازالہ اوہام والی تحریر الہامی نہ تھی بلکہ وہ ایک تاریخی تحقیق تھی جو مزید تحقیق سے غلط ثابت ہو گئی اور کشمیر کی تواریخ سے ثابت ہو گیا کہ مسیح مرتو بیشک گیا تھا مگر گلیل میں نہیں بلکہ کشمیر میں آ کر طبعی موت سے وفات پائی تھی۔ اور تحقیقات میں ایسا ہونا ممکن امر ہے۔ مزا تو تب تھا کہ پادری صاحب حضور کی دوسری تحقیق کو، جو تاریخ ہی پر مبنی تھی غلط ثابت کر کے دکھاتے مگر وہ آپ کی قطعی یقینی دلاثانی تحقیق کو رد نہ کر سکے بلکہ صرف آئیں بائیں شائیں کر کے ہی رہ گئے۔ اگر پادری صاحب میں ہمت ہے تو حضورؑ کی اس دوسری تاریخی تحقیق کو غلط ثابت کر کے دکھائیں تو ہم بھی ان کو داد دیں۔ یہ تو ناقابلِ تردید تاریخی حقیقت ہے

(۱۵) پادری صاحب لکھتے ہیں کہ قادیانی ملہم کا بیان قرآن شریف کی آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ کے خلاف ہے (حماصہ ۳۲ کالم ۲)

اس کی وجہ وہ یہ بتلاتے ہیں کہ آیت مذکورہ میں لکھا ہے کہ ان کی قوم نے ان کی وفات کے فوراً بعد مسیح اور اس کی ماں کو معبود بنا لیا تھا۔ قرآن کے اس بیان کے مطابق ضروری ہے کہ کشمیر کے باشندے جو کہ کھوئی ہوئی اسرائیلی بھیڑیں تھیں مسیح کو مان کر ان کی وفات کے بعد مشرک بن جاتے۔ پادری صاحب فرماتے ہیں کہ اب دو صورتوں میں ایک ضروری ہے یا تو قادیانی لوگ اس بات کا ثبوت دیں کہ واقعی کشمیریوں نے مسیحؑ کو مان لیا تھا اور پھر مسیحؑ کی وفات کے بعد ان کو اور ان کی ماں کو خدا ماننے لگ گئے تھے یا قرآن کے اس بیان کو خلافِ واقعہ اور مرزا صاحب کے اس قول کو کہ وہ کشمیر میں آئے تھے افترا قرار دیں۔

اس کے جواب میں پادری صاحب کو ہم صرف اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ وہ پادری برکت اللہ صاحب ایم اے کی طرف رجوع کریں۔ جنہوں نے اپنی کتاب میں مسیح کی کلیسیاؤں کی تاریخی تحقیق کر کے کشمیر میں بھی ایسی کلیسیاؤں کا ثبوت مہیا کر دیا ہوا ہے۔ کیا یہ کلیسیائیں اس امر کا ثبوت نہیں کہ کشمیر میں عیسائی موجود تھے جو بعد میں نئے آنے والے نبی کی بابت بشارات سے فائدہ اٹھا کر اسلام میں داخل ہو گئے۔ اور مسیح کی معبودیت کو جواب دے دیا۔ کیا پادری برکت اللہ صاحب کا مہیا کردہ یہ تاریخی ثبوت پادری عبدالحق صاحب کو قبول نہیں؟ اگر نہیں تو اس سے انکار کی ان کے پاس کیا دلیل ہے۔ اس دلیل کو انہوں نے پیش کیوں نہیں کیا؟

(۱۶) پادری صاحب لکھتے ہیں کہ قادیانی علماء مسیحؑ کی صلیبی موت کے برخلاف یہ استدلال بھی پیش کرتے ہیں کہ استثناء ۱۳: ۵ کی رو سے غیر معبودوں کی پرستش کی طرف بلانے والا جھوٹا ہے وہ قتل کیا جائے گا۔ مسیح مقتول ہوئے اس لئے جھوٹے ثابت ہوئے۔ یہ دے کر پادری صاحب لکھتے ہیں کہ قادیانی ادعا کے مطابق گویا جھوٹے مدعی کے لئے خدا نے قتل کئے جانے کا نشان مقرر کیا ہے۔ یہ لکھ کر پادری صاحب فرماتے ہیں کہ ساری بائیبل میں سے اس قسم کی عبارت سارے قادیانی مل کر بھی نہیں دکھا سکتے۔ (حماصہ ۳۲)

دراصل پادری صاحب نے مدعا نہیں سمجھا اس لئے وہ غیر متعلق باتوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اور اپنے زعم میں سمجھتے ہیں کہ وہ مدلل تردید کر رہے ہیں۔ بحث تو بائیبل کی رو سے تھی نہ کہ قادیانی ادعا کے رُو سے۔ اور اوپر والے حوالہ میں مدعیٔ نبوت کا نہیں بلکہ غیر معبودوں ہی کی طرف بلانے والے کا ذکر ہے نہ کہ مدعیٔ نبوت کا۔ یہ سوال الگ ہے کہ خدا نے جھوٹے مدعیٔ نبوت کے لئے قتل کئے جانے کا نشان مقرر کیا ہے یا نہیں۔ ہمارے نزدیک جھوٹے مدعیٔ نبوت کی ہلاکت ضروری ہے خواہ وہ کسی طرح سے ہلاک ہو۔ ضروری نہیں کہ ہر جھوٹا مدعیٔ نبوت قتل کیا جائے۔ دوسرے سچا نبی بھی قتل ہو سکتا ہے جیسے یحییٰ نبی قتل ہوئے حالانکہ وہ سچے تھے۔ بہرحال جھوٹے مدعیٔ نبوت کی ہلاکت ضروری امر ہے۔ قتل ضروری نہیں قتل کا لفظ تو الزامِ خصم کے لئے بائیبل کی رو سے بولا گیا ہے۔ اب رہی قرآنی آیت وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ..... ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ۔ تو اس میں وتین کا ترجمہ شاہ رگ پادری صاحب نے غلط بتایا ہے اور اس کا ترجمہ دل کی رگ قرار دیا ہے اور سند میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا حوالہ پیش کیا ہے۔ اسی طرح لغت بھی پیش کی ہے۔

اگر ہم شاہ رگ یا رگِ دل ہی کو صحیح قرار دے لیں تو کسی صورت میں بھی اس آیت کا مفہوم شاہ رگ یا رگِ دل کو ظاہری طور پر کاٹنا مراد نہیں۔ بلکہ اس سے مراد اسے ہلاک کرنا ہے۔ پادری صاحب نے حسب عادت مناظر کا مدعا نہیں سمجھا اس لئے قتل سے مدعا کو ملزوم کی تردید کی ان کو ضرورت پڑی۔ خدا نے کہیں یہ ذکر نہیں فرمایا کہ ہم ضرور ہر جھوٹے مدعیٔ نبوت کو قتل کروا دیا کریں گے۔ بلکہ خدا کے کلام کا منشا یہ ہے کہ ہم مدعیٔ نبوت (جھوٹے) کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو سچے اور جھوٹے مدعی میں امتیاز نہ رہے یہی وجہ ہے کہ جھوٹے مدعیان ہلاک ہوتے رہے اور ان کا مشن تباہ ہوتا رہا۔ عبدالحکیم ہلاک ہوا۔ عصائے موسےٰ کا مصنف ہلاک ہوا۔ غلط مفروضوں کی بنا پر اٹھائے گئے پادری صاحب کے اخذ کردہ نتائج بھی غلط اور لایعنی ہیں جن کا صداقت کے سامنے کوئی اثر نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ پیچیدہ عبارتوں اور فقروں سے پُر ہونے کی وجہ سے قطعاً قابلِ توجہ نہیں۔

(۱۷) آخر میں ہم پولوس کے اس خط کی جو اس نے عبرانیوں کے نام لکھا، ایک عبارت دیتے ہیں۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی لعنتی موت سے بچ جانے کا ثبوت ہے۔ پولوس لکھتا ہے کہ مسیح نے

"اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔ اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی" (عبرانیوں ۵: ۷)

یہ حوالہ صاف ہے کہ صلیبی موت سے بچنے کے لئے جو اس نے خدا سے دعا و التجا کی تھی وہ سنی گئی تھی۔ اور خدا نے اس کو لعنتی موت سے اسے بچا کر اس کا صدق ثابت کر دیا تھا۔ اگر وہ اس کی دعا نہ سنتا تو اس کا کاذب ہونا یقیناً ثابت ہو جاتا۔ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا خیال ہے۔ مگر خدا نے اپنے صادق مسیحؑ کی دعا کو رائیگاں نہ جانے دیا۔ اور ثابت کر دیا کہ خدا تعالےٰ کی حمایت و نصرت اس کے شاملِ حال تھی جو عین وقت پر ظاہر ہوئی

پادری عبدالحق صاحب نے اس زبردست ثبوت کو قطعی طور پر نظر انداز کر دیا ہے اور اس کی طرف سے آنکھیں موند کر بتا دیا ہے کہ وہ اس کے جواب سے قاصر رہے ہیں پس یہ بڑی اہم اور زبردست دلیل ہے جس کے جواب میں ہم نے تو کسی پادری سے کبھی ایک لفظ تک نہیں سنا

"اس کی سنی گئی"

اس پیشگوئی کے عین مطابق ہے جو زبور ۲۲: ۲۴ میں ان الفاظ میں کی گئی تھی کہ "جب اس نے خدا سے فریاد کی تو اس نے سن لی"

❖ ❖ ❖

احمدیہ صوبائی کانفرنس کشمیر

۲۶-۲۷ر اگست بروز سنیچر و اتوار

احبابِ جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کانفرنس مورخہ ۲۶ و ۲۷ر اگست بروز سنیچر و اتوار احاطہ مسجد احمدیہ سرینگر میں منعقد ہو گی۔ کانفرنس کے بعد لوکل کے اجلاسات ہوں گے۔ اس لئے احبابِ جماعت سے گزارش ہے کہ وہ کانفرنس اور لوکل کے اجلاسات کو کامیاب بنانے کے لئے آج سے ہی تیاریاں شروع کر دیں۔ اور کثرت سے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

یہ موسم اللہ تعالےٰ کے فضل سے سیاحت کے لئے بھی بہت اچھا ہے۔ ہزاروں سیاح اس موسم میں کشمیر آتے ہیں اس لئے بیرونِ کشمیر کے دوستوں کے لئے نادر موقع ہے تاکہ جلسے میں شرکت کے ساتھ ساتھ یہاں کے پُر فضا مقامات سے بھی لطف اندوز ہوں۔

احبابِ کرام اور بزرگان سے درخواست ہے کہ ازراہ کرم ہماری کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعاؤں سے بھی مدد فرمائیں۔

خاکسار غلام نبی نیاز مبلغ سرینگر

غلبۂ اسلام کی بنیاد

تحریکِ جدید کی اہمیت کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"یاد رکھو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد احمدیت کے غلبہ کی بنیاد، محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روزِ ازل سے تحریکِ جدید کے ذمہ قرار دی گئی ہے۔ ان (تحریک جدید کے) سپاہیوں کی قربانیاں آئندہ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کریں گی"

کون ہے جو اس انقلاب آفریں تحریک میں شرکت کے لئے مضطرب نہ ہو گا؟

وکیل المال تحریک جدید قادیان

مدراس میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تشریف آوری

تبلیغی و تربیتی جلسے اور دیگر مصروفیات

مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس

جماعتہائے احمدیہ صوبہ اڑلیسہ کے تبلیغی و تربیتی دورے کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور خاکسار ۲۱ر جون کی شام کو مدراس پہنچے۔ ۲۳ر جون مکرم مولانا امینی صاحب نے خطبہ جمعہ میں خدا تعالیٰ کے ان افضال و برکات کا ذکر فرمایا جو اس الٰہی سلسلے کے قیام سے ہی شاملِ حال رہے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری

مورخہ ۲۵ر جون ۷۲ء بروز اتوار جماعت احمدیہ مدراس کے ہر مرد و زن کے لئے خوشی اور شادمانی کا دن تھا۔ ہر ایک کا دل فرطِ مسرت سے جھوم رہا تھا کہ آج کے دن ہمارے پیارے امام ہمام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے لختِ جگر اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برادر اصغر ہم میں رونق افروز ہونے والے ہیں۔ بالآخر وہ گھڑی آہی گئی جس کے لئے سب کے سب بے چینی سے منتظر تھے۔

آپ مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور صاحبزادیاں اور عزیزم میاں کلیم احمد صاحب صبح ۵ بجے ہوڑہ میل سے مدراس تشریف لائے احبابِ جماعت اور مستورات مع پھولوں کے ہاروں کے کثیر تعداد میں ان مقدس وجودوں کے استقبال کے لئے صبح ۴ بجے سے ہی سٹیشن پر موجود تھے سیدی حضرت میاں صاحب اور محترمہ حضرت بیگم کا تمام احباب و مستورات نے گلپوشی کرتے ہوئے استقبال کیا۔ اس کے بعد یہ مقدس قافلہ محترم محمد رفیق صاحب نائب صدر جماعت کے دولتکدہ پر تشریف لے گیا۔ جہاں قیام کا عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے بعد شام تک انفرادی و اجتماعی ملاقات و گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔

تبلیغی جلسہ عام

محترمی حضرت صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت ہی وسیع پیمانے پر تبلیغی جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جلسہ کے لئے مدراس کے بہت ہی خوشنما اور قابلِ دید مقام سمندر کے کنارے Marina Beach کو منتخب کیا گیا جس کے لئے باقاعدہ گورنمنٹ سے اجازت حاصل کرلی گئی۔ تامل ناڈو حکومت نے اس جگہ باقاعدہ ایک بہت بڑا اور خوبصورت سٹیج مستقل طور پر تعمیر کیا ہوا ہے اسی جگہ اکثر بڑے بڑے جلسے ہوا کرتے ہیں۔ اس سٹیج کو قمقموں سے سجایا گیا اور یہاں نصب شدہ مستقل ٹیوب لائٹوں کے علاوہ جو سٹیج کے قریب مزید ٹیوب لائٹز بھی نصب کی گئی تھیں جلسہ گاہ دور سے ہی بہت جاذبِ نظر اور روشن نظر آرہی تھی۔ لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام تھا۔ ایک درجن ہارن نصب کئے گئے تھے۔ جلسہ کے بارہ میں تامل اور اردو زبانوں میں بڑے بڑے پوسٹرز شائع کرکے شہر کے مختلف اطراف میں چسپاں کئے گئے۔ اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں ہینڈ بل بھی تقسیم کئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ گاہ میں حاضری پانچ ہزار کے قریب تھی۔ اوّل تا آخر جلسہ گاہ میں بیٹھے سب لوگ تقاریر سنتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے ہدایت کا سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔ تمام کے تمام احمدی احباب کے علاوہ تمام مستورات بھی جلسہ گاہ میں ایک خاص جگہ بیٹھ کر تقاریر سنتی رہیں۔

شام کو ٹھیک چھ بجے مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب کی اردو نظم اور عزیزان بشارت احمد و رفیق احمد کی تامل نظم کے بعد افتتاحی تقریر ہوئی۔ محترم مولانا صاحب نے اپنی تقریر میں محترم صاحبزادہ صاحب کا تعارف فرمانے کے بعد جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کے عظیم الشان کارہائے نمایاں اور موجودہ بین الاقوامی پوزیشن کے بارے میں تفصیل بیان فرمائی۔ آپ کی تقریر انگریزی میں ہوئی جس کا تامل ترجمہ مکرم حسن ابوبکر صاحب بی ایس سی نے سنایا۔

اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے اپنے دلنشین خطاب کو اس طرح شروع فرمایا کہ

یہ مدراس شہر جس طرح وسیع خوبصورت اور صاف ستھرا ہے مجھے امید ہے کہ یہاں کے رہنے والوں کے قلوب بھی بہت ہی وسیع خوبصورت اور صاف ستھرے ہوں گے۔ اور دلوں میں کسی قسم کی میل اور کدورت رکھے بغیر ہمارا محبت و پیار بھرا پیغام سنیں گے۔ اور اپنے دل میں اسے جگہ دیں گے۔ یہ پیغام پیار و محبت کا، ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ قریب لانے کا اور اخوت و بھائی چارگی اور قومی یکجہتی کا پیغام ہے۔ اس کے بعد آپ نے انبیاء کی آمد سے قبل کے حالات اور اس کے بعد کے عظیم الشان روحانی انقلابات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا جو موجودہ زمانہ کے متعلق تھیں۔

محترم حضرت میاں صاحب کی اس فکر انگیز تقریر کا ترجمہ مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت نے مختصراً سنایا۔

اس کے بعد خاکسار کی تقریر تامل زبان میں ہوئی جس میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بارے میں سابقہ کتب کی پیشگوئیاں آپؐ کی آمد اور موجودہ زمانہ اور امام مہدی کے بارہ میں آپؐ کی پیشگوئیاں تفصیل سے بیان کیں اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپؑ کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم حسن ابوبکر صاحب بی ایس سی، بی ایڈ کی ہوئی۔ آپ نے عقاید احمدیت کے عنوان پر ایک مبسوط تقریر کی۔ مختصر صدارتی تقریر اور شکریہ کے بعد یہ جلسہ بہت ہی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

چونکہ آج اتوار کا روز ہے اس لئے شہر کے ہنگاموں، شور شرابا اور ناقابلِ برداشت گرمی و تپش سے تھوڑی دیر آزادی حاصل کرنے کے لئے اور سمندر کی ہوا سے لطف اندوز ہونے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں لوگ سمندر کے کنارے آئے ہوئے تھے الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کا بہترین اور سنہری موقع ملا ہے اللہ تعالیٰ [illegible] پا نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

گفتگو اور بیعت

دوسرے دن مورخہ ۲۶ر جون کو شام تک حضرت صاحبزادہ صاحب مختلف افراد سے جماعتی امور کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے نیز چیدہ زیرِ تبلیغ افراد سے بھی گفتگو کا موقع ملا۔

اس موقع پر ایک نوجوان نے جو عرصہ سے زیرِ تبلیغ تھے بیعت کی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ انہیں احمدیت کا صحیح نمونہ بن کر دکھلانے اور استقامت کی توفیق بخشے آمین۔

تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ مدراس کی درخواست پر مورخہ ۲۶ر جون کی شام کو بعد نماز مغرب و عشاء محترمی حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیرِ صدارت ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ڈاکٹر میراں شاہ صاحب نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے مکرم پنڈت عبدالوہاب صاحب کی ایک تامل نظم پڑھ کر سنائی۔

سپاسنامہ

اس کے بعد مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت نے تامل زبان میں اور مکرم مولوی کمال الدین صاحب جنرل سیکرٹری نے اردو زبان میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پڑھ کر سنایا۔

اس میں بتایا گیا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہی مدراس میں جماعت قائم ہے اس کے بعد سے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں جماعت بڑھتی رہی۔ اس ضمن میں ایک مسجد یا دارالتبلیغ کے قیام پر زور دیا گیا۔

نیز یہاں سے نکلنے والے تامل رسالہ "راہِ امن" کے بارہ میں بھی سپاسنامہ میں ذکر کیا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنوں اور غیروں میں اس کو بڑی مقبولیت حاصل ہے اس کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ وسعت دینے کی ضرورت ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر

سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے محترم حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ آپ بھائیوں کے پیار و محبت اور پُرخلوص جذبات کا میں تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ بات آپ سب کے لئے قابلِ فخر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہی یہاں جماعت قائم ہے اور آپؑ کے چند صحابہ یہاں موجود تھے۔ ان میں سے بعض کی فدائیت اور قربانیوں کی وجہ سے حضور اقدس علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں ان کا ذکر بھی فرمایا تھا۔

لیکن یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خدا تعالیٰ کی جتنی بڑی نعمت ہوتی ہے اتنی ہی بڑی ذمہ داریاں بھی وہ عاید فرماتا ہے۔ پس جماعت کو اس اعزاز پر فخر کرنے کے ساتھ ہی اپنی ذمہ داریوں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ یعنی قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے اس کے دو مفہوم ہیں اول یہ کہ قوم کا سردار بننے کے لئے خدمت کے زینے طے کرنے پڑتے ہیں۔ جتنی زیادہ خدمت کی جائے اتنی بڑی سرداری

اس سے حاصل ہو گی۔ دوم یہ کہ جو سردار بنایا جاتا ہے، اس پر قوم کی خدمت کی بہت بڑی ذمہ داری عاید ہو جاتی ہے۔

محترم حضرت میاں صاحب نے ... میں بعض امور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تقسیم ملک سے قبل ہندوستان کے مختلف مقامات میں دارالتبلیغ قائم کرنے کی سکیمیں تھیں لیکن خدائی مشیت کے مطابق تقسیم عمل میں آجانے کی وجہ سے ان سکیموں کو بروئے کار لانے میں روکیں پیدا ہو گئیں۔ البتہ ۱۹۵۶ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی خصوصی ہدایت کے پیش نظر یہاں مشن ہاؤس قائم ہوا جو ۱۹۶۷ء تک جاری رہا لیکن اس وقت کے مبلغ انچارج کے تبادلہ کی وجہ سے اس مشن کو بند کرنا پڑا۔ اب دوبارہ یہاں دارالتبلیغ کھول دیا گیا ہے۔ آپ کے لئے مزید سہولت یہ پیدا ہو گئی ہے کہ آپ کے مبلغ انچارج آپ کی زبان سے واقف ہیں جو اس زبان میں گفتگو کر سکتے ہیں۔ اور تقریر و تحریر کر سکتے ہیں ان کے آنے کے بعد یہاں سے ایک تامل رسالہ کا اجراء ہوا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ جو بھی کام شروع کیا جائے اس ... کی ضرورت ہے۔ وہ ... کسی فرد کے ساتھ اس کی وابستگی نہ ہو کہ اس کے ... کے بعد وہ ختم ہو جائے۔ [illegible] کا پورا پورا تعاون ہونا چاہیئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں قلمی جہاد فرمایا ہے۔ اس جہاد میں زیادہ سے زیادہ احباب کو حصہ لینے کی ضرورت ہے۔ اس رسالہ میں مضامین لکھ کر بھی اس کے ساتھ تعاون کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح حضرت میاں صاحب نے دارالتبلیغ کے قیام کے بارہ میں بھی رہنمائی فرمائی نیز علاقائی زبانوں میں لٹریچر شائع کرنے کے بارہ میں نظارت اشاعت نے جو سکیم بنائی ہے اس کا بھی ذکر فرمایا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خلافت کے شروع سے ہی تربیت کے پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت کے سامنے مختلف تحریکیں رکھی ہیں۔ مثلاً قرآن کریم پڑھنا پڑھانا، وقف عارضی، مجلس موصیان کا قیام۔ کوئی احمدی بھوکا نہ رہے کی سکیم وغیرہ تحریکات پر روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا کہ یہ ہمارا ایمان اور مشاہدہ ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ اس لئے حضور کی تحریکات خدائی تحریکات ہیں جو دراصل ہمارے فائدہ کے لئے ہیں۔ ... رحمت کے ذریعہ جاری فرماتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے آئندہ ۲۵ سال کے اندر رونما ہونے والے ایک عظیم انقلاب کی بشارت دی تھی۔ دنیا میں آج جو بھی حالات پیدا ہو رہے ہیں اس عظیم بشارت کو قریب لانے کے لئے ہو رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ دنیا کے لوگ کتنے ہی مایوس ہوں لیکن جماعت احمدیہ کے نوجوان کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ کیونکہ یہ تمام انقلاب پیشگوئیوں کے مطابق ہی ہو رہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ جب مختلف ابتلاؤں اور انقلابات کو دیکھتے تھے تو یہ کہتے تھے کہ ھٰذا ما وعدنا اللّٰہ کہ یہ وہی حالات ہیں جن کا خدا نے وعدہ فرمایا تھا۔ اس طرح ان تغیرات کو دیکھ کر ان کے ایمان میں اور زیادہ تقویت پیدا ہو جاتی تھی۔ اسی طرح آج کے حالات بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق رونما ہو رہے ہیں اور یہ حالات ایک نئی زمین اور ایک نئے آسمان کو قریب لانے کے لئے ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کے متعلق فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑ کر مسلمان ترقی اور کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ مسلمان جتنی بھی دنیاوی ترقیاں حاصل کریں لیکن وہ سب کی سب وقتی اور عارضی ہوں گی۔ آج دنیا کے مختلف علاقوں میں زلزلے، جنگیں اور دیگر تباہ کاریاں رونما ہو رہی ہیں لیکن ان تمام آفات ارضی و سماوی میں احمدی بالکل محفوظ رہ جاتے ہیں اس کے کئی واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ دوسرے لوگ تباہ ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ احمدیوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

محترم حضرت میاں صاحب نے روحانی تربیتی امور پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ جماعت میں نظام کو چلانے کے لئے مختلف عہدیدار کام کرتے ہیں ان کی آراء میں اختلاف بھی ہو سکتا ہے لیکن اختلاف رائے کی صورت میں کسی بھی شخص کو یہ ضد نہیں کرنی چاہیئے کہ صرف اسی کی رائے کو وقعت دی جائے۔ عہدیداروں کے دلوں میں وسعت ہونی چاہیئے۔ ساتھ ہی نظام اور ڈسپلن کا احترام بھی ضروری ہے۔ خدا نے حلیم اور صابر بننے کا حکم دیا ہے۔ ساتھ ہی خودداری اور عزت نفس کا بھی حکم دیا ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کی قدر کریں کہ ہم احمدیت اور خلافت کی نعمتوں سے مالا مال ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت میاں صاحب کی یہ تقریر بفضلہ تعالیٰ بہت موثر اور دلنشین تھی بہت غور سے سنی گئی۔ اس تقریر کا تامل ترجمہ ساتھ ساتھ کیا۔ نیز جماعت کی طرف سے حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترم مولانا ... صاحب اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد حضرت میاں صاحب نے ایک پرسوز طویل اجتماعی دعا کروائی۔ تمام حاضرین کی چائے اور ... سے تواضع کی گئی

اس جلسہ میں تمام احباب جماعت کے علاوہ مستورات نے بھی شرکت کی۔ اس تربیتی اجلاس سے قبل شام کے پانچ بجے سے مغرب تک محترمہ حضرت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اس کی رپورٹ الگ بھجوا دی جائے گی۔

مورخہ ۲۷ جون کو صبح نو بجے کے قریب محترم حضرت میاں صاحب مع خاندان یہاں سے ۴۰ میل دور واقع ایک مقام مہابلی پورم (Mahabalipuram) تشریف لے گئے اور بعد دوپہر واپس آئے۔ اس کے بعد مختلف احباب کرام سے ملاقات کا سلسلہ جاری رہا

مراجعت

مورخہ ۲۸ جون کی صبح محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع خاندان مقدس اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی بذریعہ برندابن ایکسپریس بنگلور کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس مقدس قافلہ کو الوداع کہنے کے لئے اکثر احباب جماعت مع مستورات تشریف لائے ہوئے تھے۔ گاڑی کی روانگی سے قبل محترم حضرت میاں صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ سب احباب سے مصافحہ و معانقہ کرنے کے بعد آپ نے رخصت چاہی۔

تین روز تک حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ اور صاحبزادگان ہمارے درمیان رہے اور ہم میں سے ہر ایک کا دل آپ کی قربت کے باعث مسرور رہا لیکن آپ کے رخصت ہوتے ہی سب کے چہروں پر جدائی کا غم مترشح تھا۔ سب نے بھاری دلوں اور پرسوز دعاؤں کے ساتھ ان مبارک وجودوں کو رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کے شامل حال رہے۔ صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمادے اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمادے۔

شکریہ و درخواست دعا

اس موقع پر میں سب سے پہلے اپنے پیارے اور محسن خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے ہماری ہر کوشش میں برکت ڈالی اور ہر تبلیغی و تربیتی پروگرام کو امید سے بڑھ کر کامیابی عطا فرمائی الحمد للہ۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی ایک خاص رحمت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ۲۵ جون کو تبلیغی جلسہ عام کے روز مطلع ابر آلود تھا اور خدشہ تھا کہ بارش ہو گئی تو جلسہ نہ ہو سکے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ اور جلسہ ختم ہونے تک بارش نہ ہوئی۔ اور جلسہ ختم ہوتے ہی زوردار بارش ہوئی۔ اس سارے دورہ میں اسی طرح کی کئی تجلیات زندہ خدا کی ہم نے دیکھیں۔ اس کے بعد میں احباب جماعت مدراس کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مخلصانہ تعاون فرمایا۔ احباب کرام دعا کریں کہ ان مساعی کے بہترین نتائج پیدا ہوں۔ آمین

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی نہایت بابرکت تحریک

احباب نوٹ فرمالیں کہ آخری میعاد اکتوبر ۱۹۷۲ء تک ہے

جن مخلصین نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی بابرکت تحریک میں اپنے مخلصانہ وعدہ جات فرمائے تھے ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے اپنے وعدوں کی سو فیصد ادائیگی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

لیکن بعض احباب کی طرف سے ابھی تک صرف جزوی ادائیگی ہوئی ہے۔ ایسے تمام دوستوں کی خدمت میں مقامی عہدیداروں کی معرفت یا دوبارہ نظارت ہذا کی طرف سے تحریک بھجوا دی گئی ہیں اور یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی باقی رقوم جلد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے وارث بنیں۔ یاد رہے کہ ان وعدوں کی ادائیگی کے لئے آخری میعاد اکتوبر ۱۹۷۲ء تک ہے۔

کچھ احباب ایسے بھی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک کوئی ادائیگی نہیں ہوئی۔ ایسے احباب سے بھی درخواست کی گئی ہے کہ وہ جولائی سے اکتوبر ۱۹۷۲ء تک چار ماہانہ اقساط میں اپنے وعدوں کی رقوم ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

یہ تحریک بھی فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرح بہت بابرکت تحریک ہے جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے ایماء اور اشارہ سے جماعت کی وسعت اور ترقی کے لئے جاری فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ اس تحریک کے ذریعہ اپنی نصرت اور رحمت سے جماعت کو نوازنے والا ہے۔ اس لئے احباب ہمت اور کوشش کر کے اپنے وعدوں کی جلد ادائیگی فرمائیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

جماعت احمدیہ کیرنگ کا سالانہ جلسہ

بقیہ صفحہ اوّل سے

کے ترقی یافتہ زمانہ میں جب کہ سب کی نگاہیں امریکہ روس اور چین وغیرہ مادی طاقتوں پر لگی ہوئی ہیں اور دنیا تباہی اور بدامنی کے کنارے پر کھڑی ہے کوئی مذہبی رہنما ہی انسان کو بچا سکتا ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں اچھی طرح جماعت احمدیہ کے بارے میں مطالعہ کر چکا ہوں کہ جماعت احمدیہ مذہب اسلام کے اصول پر پوری طرح کاربند ہے۔ اور دنیا میں پائدار امن کا قیام ہی اس کا نصب العین ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ پیشگوئیوں کے مطابق امن عالم کا قیام حضرت احمد علیہ السلام کے مشن کے ذریعہ جلد ہی ہو جائے گا۔

مکرم سیف الرحمن صاحب کی اُردو نظم کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے وفات مسیح علیہ السلام کے بارے میں قرآن واحادیث اور تاریخی مشاہدات کی روشنی میں تقریر کی۔ مکرم بشیر الدین خان صاحب کی اپنی بنائی ہوئی ایک نظم پڑھی جانے کے بعد صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہٗ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم عمدہ رنگ میں سنائی۔

اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اور آخر میں محترم صدر جلسہ نے علی الترتیب سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت عمدہ پیرایہ میں تقاریر فرمائیں۔ اعلانات اور دُعا کے بعد یہ دوسرا اجلاس ۸ بجے شب بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

مورخہ ۱۸ ؍ جون بروز اتوار پہلا اجلاس زیر صدارت محترم مولانا امینی صاحب منعقد ہوا محترم مولانا حکیم صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد ایک نومسلم احمدی مکرم عبد اللہ بلال صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے سُنائی۔ اس کے بعد اُڑیہ زبان میں مکرم زین العابدین صاحب، اور مکرم مصاحب خان صاحب نے ایک ایک نظم سُنائی۔ پھر مکرم مولوی بشیر الدین احمد صاحب معلم وقف جدید اڑیشہ نے فضائل قرآن کے عنوان پر ایک دلنشین تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے زیادہ تر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ فارسی اشعار کی بنیاد پر قرآن کریم کے فضائل ومحاسن بیان فرمائے۔

دوسری تقریر مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر ایک مؤثر تقریر فرمائی جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کے چار ادوار کا ذکر کرنے کے بعد آپ کے مشن کی کامیابی اور دشمنوں کی ناکامی کے بارے میں تاریخی شواہد کی روشنی میں تقریر کی۔

مکرم غلام احمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب نے زیر عنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ایک مضمون پڑھ کر سُنایا۔ مکرم شکیل احمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر نے موعود اقوام عالم کے عنوان پر اُڑیہ زبان میں تقریر کی۔ مکرم صاحبزادہ میاں کلیم احمد صاحب کی اُردو نظم اور مکرم سلیم الدین صاحب کی اُڑیہ نظم کے بعد جلسہ ۱۱ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

آخری اجلاس

جلسہ سالانہ کیرنگ کا آخری اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ صاحب مورخہ ۱۸ ؍ جون بعد نماز ظہر وعصر منعقد ہوا۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم حنیف خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی نظم خوانی کے بعد مکرم کلیم الدین صاحب (تاراکوٹ) نے انبیاء کی بعثت کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔ دوسرے نمبر پر مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل نے شان خاتم النبیین صلعم کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے آیت خاتم النبیین اور حدیث لَانَبِیَّ بَعْدِیْ کی وضاحت کرنے کے بعد قرآن کریم کی مختلف آیات سے اجراء نبوت ثابت فرمایا۔ اس موقعہ پر مکرم رادھا ناتھ رتھ ایم۔ ایل۔ اے ایڈیٹر "سماج" سابق وزیر مال حکومت اُڑیسہ تشریف لائے۔ اس پر مکرم مولانا امینی صاحب نے جماعت کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امن بخش تعلیمات پر پُر اثر بحث کی۔ اس خوش آمدید اور استقبالیہ تقریر کا جواب دیتے ہوئے شری مان رادھا ناتھ رتھ نے تقریر کی۔

شری رادھا ناتھ رتھ کی تقریر

آپ نے کہا کہ ہم بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ اس روحانی اجتماع میں شمولیت کے لئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے پوتے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اسی طرح مستورات کی اصلاح وتربیت کے لئے محترمہ بیگم صاحبہ دورہ فرما رہی ہیں۔ میں ان دونوں بزرگ ہستیوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ دوروزہ اجلاس اب ختم ہونے والا ہے اُڑیسہ میں یہ کہاوت ہے کہ دوستی اور محبت کا احساس اس وقت معلوم ہوتا ہے جب جدائی کی گھڑی قریب ہو۔ اسی طرح آج ہم اس جدائی کی گھڑی میں زیادہ احساس اور درد محسوس کرتے ہیں۔ یہ صوبہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک سالی سے دوچار ہے میں اس وقت اس جماعت سے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (چنانچہ دعا کی گئی تھی اور دوسرے ہی دن شدید بارش ہوئی تھی الحمدُ للّٰہ علیٰ ذٰلک)

آپ نے کہا کہ اسلام کے بارے میں میرا یہ ایمان ہے کہ وہ امن بخش پیغام کا علمبردار ہے۔ آج بھی انسان ہر قسم کے خدائی قہر سے محفوظ رہ سکتا ہے جبکہ وہ اسلام جیسی تعلیموں کے مطابق عمل پیرا ہو جائے۔ اور دھرم کی رُوح اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی بعض کتب کا میں نے مطالعہ کیا ہے اس میں بھی امن اور شانتی ہی کی تعلیم نظر آرہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج دُنیا کو ایسے ہی راہنماؤں اور مہاپرشوں کی ضرورت ہے۔ جس طرح مجھے گیتا پر وشواس ہے اسی طرح مجھے قرآن پر بھی پورا پورا وشواس ہے۔ اگر یہی جذبہ تمام اہل مذاہب میں پیدا ہو جائے تو امن عالم کے لئے ہمیں کسی اور کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ دھرم دوستی کا پیغام دیتا ہے اسی دوستی کی تجدید کے لئے میں آپ لوگوں کے درمیان آیا ہوں۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی جوابی تقریر

شری رادھا ناتھ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے ہمارے بزرگ محترم رادھا ناتھ جی کی تقریر سُنی ہے اس میں بہت ہی سبق آموز اور مذہبی رواداری کو قائم کرنے کے لئے چند اُمور بیان کئے گئے ہیں۔ اسی سلسلہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت ہی قریبی ہندو دوست لالہ ملاوا مل سے متعلق وہ ایمان افروز واقعہ تفصیلاً سُنایا کہ انہیں ٹی بی ہوگئی تھی اور اس وقت یہ مرض لاعلاج تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں کامل شفا دی اور وہ ۱۰۵ سال کی عمر تک زندہ رہے اور تقسیم ملک کے بعد ان کا انتقال ہوا۔

محترم میاں صاحب نے فرمایا کہ اس واقعہ کو تازہ کرتے ہوئے میں آپ سب دوستوں سے ہمارے اس بزرگ کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں کیونکہ عرصہ سے یہ بیمار چلے آرہے ہیں۔ اس کے بعد شری رادھا ناتھ جی نے ہاتھ جوڑ کر سب سے رخصت چاہی۔ تمام احباب نے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے آپ کو رخصت کیا۔

بعدہٗ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے خلافت احمدیہ کے بارے میں ایک عمدہ اور علمی تقریر فرمائی۔ اس تقریر کے بعد ڈاکٹر بنود دھر بیار سنگھ ایم۔ ایل۔ اے۔ نے تقریر کی جس میں انہوں نے بتایا کہ موجودہ ماحول میں جماعت احمدیہ کیرنگ کا یہ جلسہ انسانی سماج کو ایک زندہ مذہب اور خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ بنانے کے لئے ممد ومعاون ثابت ہو رہا ہے۔ اس قسم کے جلسے سال میں کئی بار مختلف مقامات پر منعقد ہوتے رہیں تو لوگ مذہب کی حیثیت کو سمجھنے لگ جائیں۔ موجودہ طریقہ تعلیم میں مذہبی تعلیم کا دخل نہیں۔ اسی وجہ سے آئندہ نسل مذہب سے دُور بھاگ رہی ہے۔ ایسی صورت میں اس قسم کے جلسے ان کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھنے والے ہیں — اس کے بعد مکرم مولوی بشیر الدین احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔

بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارتی تقریر ہوئی جس میں آپ نے فرمایا کہ ہمارے ملک کو مختلف مذاہب کی منڈی کہا جاتا ہے۔ تمام مذاہب کے ماننے والی اقوام یہاں پائی جاتی ہیں اس لئے ایک دوسرے کے مذہبی احساس کی قدر کرتے ہوئے باہمی مفاہمت کے ساتھ رہنا ضروری ہے۔ انسانی قلوب میں مذہب کا گہرا تعلق اور جذبہ پایا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے وہ تیار رہتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باہمی اخوت، بھائی چارگی اور رواداری کی تعلیم دی ہے۔ قرآنی تعلیمات کی بنیاد پر جماعت احمدیہ کا یہ مسلک ہے کہ جس حکومت کے بھی وہ ماتحت رہے صدق دلی سے اس کی اطاعت کرے اور ہر مرحلہ پر حکومت وقت کے ساتھ تعاون کرے۔ جو احمدی بھی اس کی خلاف ورزی کرتا ہے اس کے معنی ہیں کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے اعراض کیا۔ اور جماعتی تعلیم سے بغاوت کی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے محترم میاں صاحب نے جماعت کو تفصیلاً ان کی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف متوجہ کرکے دلنشین وعظ ونصیحت فرمائی۔ اور فرمایا کہ ہماری ترقی کا راز خلافت احمدیہ سے وابستگی میں ہے۔ اگر ہم خدا کے پیارے بننا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا کے پیاروں کے ساتھ اپنا رشتہ رکھیں۔

آنمحترم نے "حقیقۃ الوحی" میں بیان فرمودہ حضور اقدس علیہ السلام کا اقتباس پڑھ کر سُنانے کے بعد فرمایا کہ ہمیں یہ بات صحیح معنوں میں سمجھ لینی چاہیئے کہ خدا کی دُوری میں ہلاکت ہے۔ خدا وہ دن جلد لائے کہ خدا کی توحید، اسلام کی تعلیم اور اس زمانہ کے شہزادہ امن کا امن بخش پیغام ساری دنیا قبول کرنے لگے۔ اور ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہوئے ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس پیغام کے پہنچانے کی توفیق ملتی چلی جائے۔ تا احمدیت کے ذریعہ اسلام کی آواز ساری دنیا میں پہنچ جائے اور سعید روحیں اس میں فوج در فوج داخل ہوں آمین۔

اس کے بعد آپ نے ایک پُرسوز اجتماعی دُعا فرمائی اور اس کے ساتھ ہی کیرنگ میں منعقدہ یہ دو روزہ کانفرنس نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدُ للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

درخواست دُعا

مکرم خواجہ غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ اونتی کام بانڈی پورہ ہفتہ عشرہ سے سخت علیل ہیں پہلے درد گردہ تھی جس کی وجہ سے انہیں امرتسر لے جایا گیا۔ اب واپس آگئے ہیں لیکن تکلیف اور کمزوری بدستور جاری ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کی شفا کے لئے جلد دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا عاجلہ عطا کرے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ بہترین جزا فرمائے۔

خاکسار: عبد اللہ قریشی مبلغ سلسلہ

سہ ماہی اوّل اور لازمی چندہ جات

خدا تعالےٰ کے فضل سے گزشتہ سال سے جماعتوں کی مالی قربانی کا معیار بڑھ چکا ہے۔ اس لئے نظارت ہذا جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے توقع رکھتی ہے کہ اپنی اپنی جماعت کو سو فیصدی ادائیگی کے لئے ابھی سے تیار کریں گے۔
اس اعلان کے شائع ہونے تک سہ ماہی اوّل میں صرف چند یوم باقی ہوں گے۔ اسلئے اس وقت جو رقم بھی وصول شدہ ہو وہ تمام رقم مرکز میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔
اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی کوشش میں برکت دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ لہذا بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ آپ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا فرما دیں تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے۔ اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم و ضروری اعلانات اور علمی مضامین کی آگاہی اور استفادہ سے محروم رہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
۱۰۱۵	مکرم مرزا بشیر علی بیگ صاحب	۱۳۶۷	مکرم ایم۔ اے راشد صاحب
۱۱۱۰	" ڈاکٹر محمد علی صاحب۔	۱۴۵۹	" عبدالوفار صاحب۔
۱۱۱۷	" فیض محمد صاحب	۱۵۳۷	" عبدالقدیر صاحب۔
۱۱۳۳	" ماسٹر عبدالرزاق صاحب	۱۵۵۴	" بی۔ ایم۔ عبدالرحیم صاحب
۱۱۴۲	" یوسف علی صاحب احمدی	۱۶۵۸	" محمد صادق صاحب۔
۱۱۵۵	" ایم عبدالقادر صاحب۔	۱۶۸۹	" سید برہان الدین صاحب
۱۱۵۹	" بخش الٰہی صاحب سہگل	۱۷۹۶	" ایس۔ این۔ جمیل احمد صاحب۔
۱۱۷۴	" عبدالباری صاحب۔	۱۸۱۲	" تھولال گھنشیام داس صاحب۔
۱۱۷۵	" محمد انصار الحق صاحب	۱۸۱۶	" ظہور احمد خان صاحب
۱۱۸۰	" بشیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر	۱۸۱۹	" ڈاکٹر ایم۔ اے باسط صاحب
۱۲۰۰	" منور احمد صاحب	۱۸۷۲	مکرمہ بیگم صاحبہ فاضل الٰہ دین صاحب
۱۲۲۳	" ایم محمد اسماعیل صاحب	۱۹۰۳	مکرم عبدالرزاق صاحب
۱۲۴۲	" محمد عبدالغنی صاحب۔	۲۰۳۳	" سید ظہیر الحق صاحب
۱۲۴۹	" مصاحب خان صاحب		
۱۲۷۱	" ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب		
۱۲۷۷	" نصیر الدین احمد خان صاحب۔		
۱۲۸۱	" عابد حسین صاحب		
۱۳۰۷	" سید اختر احمد صاحب		
۱۳۲۰	" محمد عارف خان صاحب		
۱۳۳۰	" بابو عبدالکریم صاحب		

درخواستِ دعا

میرے بڑے بیٹے عزیز سید مظفر احمد سلمہ نے امسال B.A. کا امتحان دیا ہے بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت سے عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ڈاکٹر سید منظور الحق۔ تاتارپور۔ بھاگلپور۔

امتحان کتاب سیرت طیبہ

جیسا کہ قبل ازیں متعدد بار یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ کتاب "سیرت طیبہ" مع ضمیمہ دُرِّ منثور کے دوسرے حصہ یعنی نصف آخر کا امتحان ماہ اخاء (اکتوبر) میں ہونے والا ہے۔ اس لئے احباب جماعت اس میں شرکت کے لئے تیاری کر لیں اور اپنی اپنی جماعتوں کی فہرستیں جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ لیکن تاحال صرف چند ہی جماعتوں کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ اور زیادہ جماعتوں نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے
لہذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ صدر صاحبان۔ سیکرٹریان تربیت۔ مبلغین کرام اور معلمین اس طرف خصوصی توجہ دیں۔ اور جبکہ صرف اڑھائی ماہ باقی رہ گئے ہیں فوری طور پر فہرستیں مکمل کر کے نظارت ہذا کو بھجوا دیں تاکہ کارروائی مکمل کی جا سکے۔
اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ولادت

میرے چھوٹے بھائی عزیز محمد رفیع الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ جولائی ۷۲ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ موصوف اس خوشی میں اعانت بدر میں -/۵ روپے اور درویش فنڈ میں -/۵ روپے ادا کئے ہیں۔ احباب نومولود کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار: محمد عارف الدین حیدر آبادی۔

احمدی خاتون و تادیب النساء قادیان

ماہنامہ مصباح کے اجراء سے پہلے قادیان سے ایک رسالہ "احمدی خاتون" اور بعد میں "تادیب النساء" کے نام سے زیرِ ادارت حضرت عرفانی الکبیرؓ مدیر اخبار الحکم کئی سال تک شائع ہوتا رہا ہے۔ جو احمدی خواتین میں دینی رُوح اور اسلامی ذوق پیدا کرنے والا عمدہ اور نایاب تحفہ ہے۔ اس کے چند سات سالہ مکمل اور مجلد سیٹ تیار کئے گئے ہیں۔ یہی سات سالہ سیٹ ربوہ میں ستر روپے (-/۷۰) پر فروخت ہو چکا ہے۔ مگر راستہ مسدود ہو جانے کے باعث اب یہاں اس کا ہدیہ صرف چالیس روپے فی سیٹ مقرر کیا گیا ہے۔ مزید برآں پہلے دو سالوں کے فائل (جو بہت کم تعداد میں میسر ہوئے ہیں) چھوڑ کر بقیہ پانچ سالہ سیٹ صرف پچیس (۲۵) روپے میں دیا جائے گا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہو گا۔ ڈاک چارجز بڑھ جانے کی وجہ سے مال بذریعہ ریلوے پارسل منگوانے کی صورت میں خرچہ کم پڑے گا۔ اس لئے اپنے قریبی ریلوے سٹیشن کا پتہ خوشخط تحریر فرمایا جائے۔ اسی طرح احمدی بچوں کے رسالہ "اَلْمُبَشِّر" قادیان کے مکمل و مجلد فائل پانچ روپے فی سال کے حساب سے مل سکتے ہیں۔ یہ رسالہ چار سال تک شائع ہوتا رہا ہے اور بچوں کیلئے دینی، علمی اور معلوماتی مضامین کا بے نظیر گلدستہ ہے۔

ملنے کا پتہ:-
احمدیہ بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

پیٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پُرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرما لیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE" فون نمبرز:- 23-1652 23-5222